وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

مُخْتَصَر
حَجِّ مَبْرُوْر

لبیک اللھم لبیک

محمد نجیب قاسمی سنبھلی

محمد نجیب سنبھلی قاسمی

Mohammad Najeeb Qasmi

www.najeebqasmi.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

"Mukhtasar Hajj-e-Mabroor"

By Mohammad Najeeb Qasmi

نام کتاب: مختصر حجِّ مبرور

مصنف: محمد نجیب سنبھلی قاسمی

پہلا ایڈیشن (تعداد اشاعت ۵۰۰۰): جون ۲۰۱۳ء

ایک اہل خیر کے تعاون سے کتاب کا پہلا ایڈیشن عازمین حج کو مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرما کر انہیں دونوں جہاں میں اجر عظیم عطا فرمائے۔

Publisher:

Freedom Fighter Molana Ismail Sambhali Welfare Society, Deepa Sarai, Sambhal,

عازمین حج کے لئے مفت ملنے کا پتہ:

ڈاکٹر محمد مجیب، دیپاسرائے، سنبھل، یوپی، انڈیا، پن کوڈ: ۲۴۴۳۰۲

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالاً وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (سورۃ الحج ۲۷)
یعنی لوگوں میں حج کا اعلان کردو کہ لوگ حج کی ادائیگی کے لئے پیدل اور دُور دَراز علاقوں سے سواریوں پر سوار ہوکر آئیں۔ آج پوری دنیا قرآن کریم کے اس اعلان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ دنیا کے کونے کونے سے اللہ تعالیٰ کے لاکھوں بندے اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہر سال اس مقدس سرزمین میں حج کی ادائیگی کے لئے آتے ہیں۔

انہی حجاج کرام کی رہنمائی کے لئے دنیا کی متعدد زبانوں میں بے شمار کتابیں تحریر کی گئی ہیں مگر زمانہ کی تیزی سے تبدیلی اور حجاج کرام کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کے پیش نظر ضرورت ہے کہ ایسی کتابیں تحریر کی جائیں جن میں طریقۂ حج وعمرہ کے بیان کے ساتھ حج وعمرہ سے متعلق عصر حاضر کے مسائل کا حل عام فہم زبان میں پیش کیا جائے تاکہ حجاج کرام اس سے استفادہ کرتے ہوئے فریضہ حج کی صحیح ادائیگی کرسکیں۔

اسی فکر کے مدنظر میں نے ۲۰۰۵ء میں "حج مبرور" کے نام سے ایک کتاب شائع کی تھی، جس کا الحمدللہ دوسرا اور تیسرا ایڈیشن ۲۰۰۷ء و ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا، جو حج وزیارت مدینہ منورہ کے مسائل پر مشتمل ہونے کے ساتھ بیت اللہ، صفا مروہ، مسجد حرام، مسجد نبوی، میقات اور دیگر مقامات مقدسہ کی تصاویر ونقشوں سے مزین ہے۔

مگر حجاج کرام کی خدمت کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ پاکٹ سائز کی کتاب حجاج کرام کے لئے زیادہ مفید ہوگی چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق اور ایک اہل خیر کے تعاون سے "مختصر حج مبرور" شائع کر رہا ہوں جس میں سابقہ کتاب "حج مبرور" میں تحریر کردہ مسائلِ حج کو کسی حد تک اختصار کے ساتھ عام فہم زبان میں مرتب کیا ہے، نیز اضافی معلومات کے لئے قائم کردہ ابواب مثلاً تاریخِ کعبہ وتاریخِ مسجد نبوی وغیرہ کو حذف کردیا ہے، البتہ "حج مبرور" کی خاص افادیت کے پیش نظر اسکی اشاعت بھی جاری رکھنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرما کر مجھے اور تمام معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے حج بیت اللہ ہے، یہ عبادت اللہ تعالیٰ سے خوف وخشیت کا بھی مظہر ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کا بھی، حج کے تمام افعال یوں تو صرف پانچ دنوں میں پورے ہوجاتے ہیں؛ لیکن اس سے متعلق مسائل کی تعداد اسلامی عبادات میں غالباً نماز کے بعد سب سے زیادہ ہیں، حج فرض زندگی میں ایک بار ادا کیا جاتا ہے اور حج ادا کرنے والے عموماً مسافر واجنبی ہوتے ہیں، خاص کر عرب ممالک کے باہر سے جو لوگ آتے ہیں، ان کو زبان کی اجنبیت کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے اور اژدہام کی وجہ سے قدم قدم پر دشواریاں بھی پیش آتی ہیں، جب تک پانی جہاز سے حجاج جایا کرتے تھے، حج کی تربیت اچھی خاصی ہوجاتی تھی؛ کیوں کہ ان کا ایک ہفتہ کا سفر تعلیم وتعلم میں گزرتا تھا، اب صورتِ حال یہ ہے کہ سفر حج کے مادی توشہ کی تو لوگ خوب خوب تیاری کرتے ہیں؛ لیکن روحانی ومعنوی تیاری بہت کم کرتے ہیں، اس پس منظر میں حج پر بہت سی کتابیں اُردو زبان میں لکھی گئی ہیں۔

پھر بھی ایسی کتابوں کی ضرورت ہے، جن میں مسائلِ حج کا استیعاب نہ

ہو، انتخاب ہو، جو مسائل بکثرت پیش آتے ہیں، صرف ان کو ذکر کیا جائے، حج کے پانچ ایام میں سے ہر دن کے متعلق شرعی مسائل وضاحت کے ساتھ ذکر کردیئے جائیں، مسائل مستند مأخذ سے منقول ہوں اور آسان و عام فہم زبان میں لکھے گئے ہوں، میرے لئے یہ بات نہایت مسرت کا باعث ہے کہ محبی فی اللہ جناب مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی کی تالیف ''مختصر حج مبرور'' اس ضرورت کو پورا کرتی ہے، یہ ان کی نسبتاً تفصیلی کتاب ''حج مبرور'' کا خلاصہ ہے، جس کو انھوں نے حجاج کی سہولت کے لئے مرتب کیا ہے، مؤلف زید مجدہ کی کتاب تحفۂ رمضان المبارک بھی اس سے پہلے طبع ہوچکی ہے، پھر حج مبرور کے متعدد ایڈیشن آچکے ہیں اور اصحابِ ذوق نے ان کو شوق کے ہاتھوں لیا ہے، دُعاء ہے کہ ان کی یہ تازہ تالیف مقبول ہو، حجاج کرام اس سے نفع اُٹھائیں اور اپنے سفر سعادت میں اس کو مشعل راہ بنا کر شریعت وسنت کے مطابق اس اہم ترین عبادت کو انجام دیں۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان .

خالد سیف اللہ رحمانی

(خادم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

۵/ رجب ۱۴۳۴ھ

۱۶/ مئی ۲۰۱۳ء

حج کی حقیقت

حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حج کیا ہے؟ ایک معین اور مقرر وقت پر اللہ کے دیوانوں کی طرح اس کے دربار میں حاضر ہونا اور اس کے طفیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اداؤں اور طور طریقوں کی نقل کر کے ان کے سلسلے اور مسلک سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا ثبوت دینا اور اپنی استعداد کے بقدر ابراہیمی جذبات اور کیفیات سے حصہ لینا اور اپنے کو ان کے رنگ میں رنگنا۔ مزید وضاحت کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ اللہ کی ایک شان ہے کہ وہ ذوالجلال والجبروت، احکم الحاکمین اور شہنشاہِ کُل ہے اور ہم اس کے عاجز ومحتاج بندے اور مملوک ومحکوم ہیں۔ اور دوسری شان اسکی یہ ہے کہ وہ اُن تمام صفاتِ جمال سے بدرجۂ اتم متصف ہے جن کی وجہ سے انسان کو کسی سے محبت ہوتی ہے اور اس لحاظ سے وہ، بلکہ صرف وہی، محبوبِ حقیقی ہے۔ اسکی پہلی حاکمانہ اور شاہانہ شان کا تقاضہ یہ ہے کہ بندے اسکے حضور میں ادب و نیاز کی تصویر بن کر حاضر ہوں۔ ارکانِ اسلام میں پہلا عملی رکن نماز اسی کا خاص مرقع ہے۔ اور اس میں یہی رنگ غالب ہے، اور زکاۃ بھی اسی

نسبت کے ایک دوسرے رخ کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اسکی دوسری شان محبوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ بندوں کا کھانا پینا چھوڑ دینا اور نفسانی خواہشات سے منہ موڑ لینا عشق ومحبت کی منزلوں میں سے ہے، مگر حج اسکا پورا پورا مرقع ہے۔ سلے ہوئے کپڑے کے بجائے ایک کفن نما لباس پہن لینا، ننگے سر رہنا، حجامت نہ بنوانا، ناخن نہ تراشنا، بالوں میں کنگھی نہ کرنا، تیل نہ لگانا، خوشبو کا استعمال نہ کرنا، میل کچیل سے جسم کی صفائی نہ کرنا، چیخ چیخ کر لبیک لبیک پکارنا، بیت اللہ کے گرد چکر لگانا، اس کے ایک گوشے میں لگے ہوئے حجر اسود کو چومنا، اسکے درودیوار سے لپٹنا اور آہ وزاری کرنا، پھر صفا ومروہ کے پھیرے کرنا، پھر مکہ شہر سے بھی نکل جانا اور منی اور کبھی عرفات اور کبھی مزدلفہ کے صحراؤں میں جا پڑنا، پھر جمرات پہ بار بار کنکریاں مارنا، یہ سارے اعمال وہی ہیں جو محبت کے دیوانوں سے سرزد ہوا کرتے ہیں، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام گویا اس رسم عاشقی کے بانی ہیں۔ اللہ کو ان کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ اپنے دربار کی خاص الخاص حاضری حج وعمرہ کے ارکان ومناسک ان کو قرار دے دیا۔ ان ہی سب کے مجموعہ کا نام گویا حج ہے۔

حج کی فرضیت

حج، نماز، روزہ اور زکاۃ کی طرح اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے۔تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر اس شخص پر حج فرض ہے جس کو اللہ نے اتنا مال دیا ہو کہ اپنے گھر سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے پر قادر ہو اور اپنے اہل وعیال کے مصارف واپسی تک برداشت کرسکتا ہو۔

حج کی فرضیت قرآن کریم سے:

لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہونچنے کی استطاعت رکھتے ہوں وہ اس کے گھر کا حج کریں اور جو شخص اس کے حکم کی پیروی سے انکار کرے، اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیاوالوں سے بے نیاز ہے۔ (سورۃ آل عمران ۹۷)

حج کی فرضیت احادیث نبویہ سے:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی

ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج ادا کرنا۔ (بخاری ومسلم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہذا حج کرو۔ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا حج ہر سال کریں؟ رسول اللہ خاموش رہے حتی کے صحابی نے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ تب آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم کر نہیں سکتے تھے۔ پھر فرمایا جو چیز میں تم کو بتانا چھوڑ دوں اس بارے میں تم بھی مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔ (مسلم)

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فریضۂ حج ادا کرنے میں جلدی کرو کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ اسے کیا عذر پیش آجائے۔ (مسند احمد)

حج وعمرہ کی اہمیت وفضیلت

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مقبول۔ (بخاری ومسلم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات یا گناہ نہیں کیا تو وہ (پاک ہوکر) ایسا لوٹتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے روز (پاک) تھا۔ (بخاری ومسلم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پے در پے حج اور عمرے کیا کرو۔ بے شک یہ دونوں (حج اور عمرہ) فقر یعنی غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں معلوم ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں (عورتوں کے لئے) عمدہ ترین جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان

ہیں۔اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو وہ قبول فرمائے،اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ انکی مغفرت فرمائے۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہوتو اُس کے اپنے گھر میں پہونچنے سے پہلے اس کوسلام کرو،مصافحہ کرواوراس سے اپنی مغفرت کی دعا کے لئے کہو' کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت ہوچکی ہے۔ (مسند احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: جو حاجی سوار ہوکر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستّر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو حج پیدل کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی

نیکیاں کتنی ہوتی ہیں،تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ (بزار، کبیر، اوسط)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ حج کی نیکی کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج کی نیکی لوگوں کو کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا ہے۔ (رواہ احمد والطبر انی فی الاوسط وابن خزیمۃ فی صیحہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں روزانہ اِس گھر (خانہ کعبہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس خانہ کعبہ کو دیکھنے والوں پر نازل ہوتی ہیں۔ (طبرانی)

شرائطِ حج: یعنی حج کب فرض ہوتا ہے

مردوں کے لئے:

(۱) مسلمان ہونا۔ (۲) عاقل ہونا یعنی مجنوں نہ ہونا۔ (۳) بالغ ہونا۔ (۴) آزاد ہونا۔ (۵) استطاعت یعنی قدرت کا ہونا۔ (۶) حج کا وقت ہونا۔ (۷) حکومت کی طرف سے رکاوٹ کا نہ ہونا۔ (۸) صحت مند ہونا۔ (۹) راستہ پُرامن ہونا۔

عورتوں کے لئے:

مذکورہ بالا ۹ شرائط کے علاوہ مزید دو شرطیں: (۱۰) محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا۔ (۱۱) عدت کی حالت میں نہ ہونا۔

﴿وضاحت﴾ بعض علماء نے آخر کی پانچ شرائط ۷ سے ۹ اور ۱۰ و ۱۱ (حکومت کی طرف سے رکاوٹ کا نہ ہونا، صحت مند ہونا، راستہ پرامن ہونا، عورت کے ساتھ محرم یا شوہر کا ہونا اور عورت کا عدت کی حالت میں نہ ہونا) کو وجوبِ ادا میں قرار دیا ہے یعنی ان پانچ شرائط

کے بغیر بھی حج فرض ہو جاتا ہے لیکن چونکہ ادا کرنے سے قاصر ہے، لہذا ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ حج بدل کرائے یا وصیت کرے یا شرط کے پائے جانے پر خود حج کرے۔

مسئلہ: جس سال حج فرض ہو جائے اسی سال حج کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر تاخیر کی تو گناہ ہوگا لیکن اگر مرنے سے پہلے حج کرلیا تو حج ادا ہو جائے گا اور تاخیر کرنے کا گناہ بھی جاتا رہے گا۔ اگر حج کئے بغیر مر گیا تو گناہ (حج نہ کرنے کا) اس کے ذمہ رہے گا۔

☆☆ بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اگر کسی نے عمرہ کرلیا تو اس پر حج فرض ہو گیا، یہ غلط ہے۔ اگر وہ صاحب استطاعت نہیں ہے یعنی اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ حج ادا کر سکے تو اس پر عمرہ کی ادائیگی کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا اگر چہ وہ عمرہ حج کے مہینوں میں ہی ادا کیا جائے پھر بھی اسکی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔

حج کے فرائض

(۱) احرام یعنی حج کی نیت کرنا اور تلبیہ یعنی (لَبَّيْك، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْك، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْك لَا شَرِيْكَ لَك) پڑھنا۔

(۲) وقوف عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک عرفات میں تھوڑی دیر کیلئے ٹھہرنا۔ اگر کوئی شخص غروب آفتاب تک عرفات نہیں پہونچ ہوسکا، لیکن ۱۰ ذی الحجہ کی صبح ہونے سے پہلے تک عرفات میں کسی وقت پہونچ گیا تو فرض ادا ہوجائے گا۔

(۳) طوافِ زیارت کرنا، جو ۱۰ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک دن رات میں کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔ طواف زیارت کو طواف افاضہ بھی کہتے ہیں۔

وضاحت بعض علماء نے کو حج کی سعی کو حج کے فرائض میں شمار کیا ہے، جبکہ اکثر علماء نے اس کو واجب قرار دیا ہے۔

حج کے واجبات

(۱) میقات سے احرام کے بغیر نہ گذرنا۔ (۲) عرفہ کے دن آفتاب کے غروب ہونے کے بعد میدانِ عرفات سے نکلنا۔ (۳) عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گذار کر صبح صادق کے بعد سے طلوع آفتاب سے پہلے پہلے کچھ وقت کے لئے مزدلفہ میں وقوف کرنا۔ (۴) جمرات کو کنکریاں مارنا۔ (۵) قربانی کرنا۔ (حج افراد میں واجب نہیں) (۶) سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔ (۷) صفا مروہ کی سعی کرنا۔ (۸) طواف وداع کرنا۔

﴿**وضاحت**﴾ حج کے فرائض میں سے اگر کوئی ایک فرض چھوٹ جائے تو حج صحیح نہیں ہوگا جس کی تلافی دم سے بھی ممکن نہیں اور اگر واجبات میں سے کوئی ایک واجب چھوٹ جائے تو حج صحیح ہو جائے گا مگر دم لازم ہوگا۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) تمتع (۲) قران (۳) افراد
آپ ان میں سے جس کو چاہیں اختیار کر سکتے ہیں، البتہ حج تمتع اور حج قران، حج افراد سے افضل ہیں۔

چونکہ حجاج کرام کو حج تمتع میں زیادہ آسانی ہوتی ہے اور ہندوستان و پاکستان سے آنے والے عموماً حجاج کرام حج تمتع ہی کرتے ہیں، اس لئے حج تمتع کا بیان پہلے قدرے تفصیل سے کیا جائے گا۔ حج قران اور حج افراد کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

☆☆ حج افراد میں حج کی قربانی واجب نہیں البتہ کرلیں تو بہتر ہے، البتہ حج تمتع اور حج قران میں قربانی کرنا واجب ہے۔

﴿وضاحت﴾ مکہ مکرمہ اور اس کے قرب و جوار میں رہنے والے حضرات صرف حج افراد ادا کریں گے کیونکہ حج تمتع اور حج قران میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے ہے۔

حج تمتع: اگر حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور گھر واپس نہ جائیں، پھر ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کے اعمال ادا کریں تو یہ حج تمتع کہلائے گا۔

حج قران: اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھیں اور ایک ہی احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ حج قران کہلائے گا۔ یہ احرام ۱۰ ذی الحجہ تک بندھا رہے گا، عمرہ کر کے احرام نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ اور حج دونوں کی ادائیگی کے بعد ہی احرام کھلے گا۔

حج افراد: اگر میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں اور احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کریں تو یہ افراد کہلائے گا۔ یہ احرام حج سے فراغت کے بعد ہی کھلے گا کیونکہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا۔

حج تمتع کا مختصر طریقہ

☆ میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا۔

☆ عمرہ کا طواف کرنا۔

☆ عمرہ کی سعی کرنا۔

☆ بال منڈوا کر یا کٹوا کر احرام اتارنا۔

☆ ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا اور منی روانہ ہونا۔

☆ ۸ ذی الحجہ کو منی میں قیام کرنا۔

☆ ۹ ذی الحجہ کی صبح منی سے عرفات کے لئے روانہ ہونا۔

☆ ۹ ذی الحجہ کو عرفات پہونچنا اور وہاں نمازِ ظہر و عصر ادا کرنا۔

☆ وقوف عرفہ (یعنی قبلہ رخ کھڑے ہو کر خوب دعائیں کرنا)۔

☆ غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانہ ہونا۔

☆ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز عشا کے وقت میں پڑھنا۔

☆ ۱۰ ذی الحجہ کو نماز فجر ادا کر کے دعائیں کرنا (وقوف مزدلفہ)۔

☆ مزدلفہ سے کنکریاں لیتے ہوئے منی روانہ ہونا۔

☆ منی پہونچ کر بڑے اورآخری جمرہ پر کنکریاں مارنا۔

☆ قربانی کرنا۔

☆ بال منڈوانا یا کٹوانا اوراحرام اتارنا۔

☆ طواف زیارت (طواف افاضہ) یعنی حج کا طواف کرنا۔

☆ حج کی سعی کرنا۔

﴿نوٹ﴾ امام ابوحنیفہؒ اور علماء احناف نے احادیث کی روشنی میں فرمایا ہے کہ قربانی، حلق یا قصر اور طواف زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، لہذا یہ اعمال اگر ۱۰ ذی الحجہ کو نہیں کر سکے تو ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو بھی کر سکتے ہیں۔

☆ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو منی میں قیام کرنا۔

☆ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر زوال کے بعد کنکریاں مارنا۔

☆ ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جانے کی اجازت۔

☆ منی میں رات گزارنے پر ۱۳ ذی الحجہ کو بھی کنکریاں مارنا۔

☆ طواف وداع کرنا۔

حج قران کا مختصر طریقہ

☆ میقات سے عمرہ اور حج کا ایک ساتھ احرام باندھنا۔

☆ عمرہ کا طواف کرنا۔

☆ عمرہ کی سعی کرنا۔

☆ بال نہیں کٹوانا اور احرام ہی کی حالت میں رہنا۔

☆ طوافِ قدوم (سنت) کی ادائیگی کرنا۔

☆ ۸ ذی الحجہ کو منی روانگی اور منی میں قیام کرنا۔

☆ ۹ ذی الحجہ کی صبح منی سے عرفات کے لئے روانہ ہونا۔

☆ ۹ ذی الحجہ کو عرفات پہونچنا اور وہاں نمازِ ظہر وعصر ادا کرنا۔

☆ وقوف عرفہ (یعنی قبلہ رخ کھڑے ہوکر خوب دعائیں کرنا)۔

☆ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانہ ہونا۔

☆ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز عشا کے وقت میں پڑھنا۔

☆ ۱۰ ذی الحجہ کو نماز فجر ادا کر کے دعائیں کرنا (وقوفِ مزدلفہ)۔

☆ مزدلفہ سے کنکریاں لیتے ہوئے منی روانہ ہونا۔

☆ منی پہونچ کر بڑے اور آخری جمرہ پر کنکریاں مارنا۔

☆ قربانی کرنا۔

☆ بال منڈوانا یا کٹوانا اور احرام اتارنا۔

☆ طوافِ زیارت (طواف افاضہ) یعنی حج کا طواف کرنا۔

☆ حج کی سعی کرنا۔

﴿نوٹ﴾ امام ابوحنیفہؒ اور علماء احناف نے احادیث کی روشنی میں فرمایا ہے کہ قربانی، حلق یا قصر اور طواف زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، لہذا یہ اعمال اگر ۱۰ ذی الحجہ کو نہیں کر سکے تو ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو بھی کر سکتے ہیں۔

☆ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو منی میں قیام کرنا۔

☆ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر زوال کے بعد کنکریاں مارنا۔

☆ ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جانے کی اجازت۔

☆ منی میں رات گزارنے پر ۱۳ ذی الحجہ کو بھی کنکریاں مارنا۔

☆ طوافِ وداع کرنا۔

حج افراد کا مختصر طریقہ

☆ میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا۔

☆ طوافِ قدوم کرنا جو کہ سنت ہے۔

☆ اگر چاہیں تو حج کی سعی منی جانے سے پہلے کرلیں۔

☆ احرام ہی کی حالت میں رہنا۔

☆ ممنوعاتِ احرام سے بچتے رہنا۔

☆ ۸ ذی الحجہ کو منی روانہ ہونا اور منی میں قیام کرنا۔

☆ ۹ ذی الحجہ کی صبح منی سے عرفات کے لئے روانہ ہونا۔

☆ ۹ ذی الحجہ کو عرفات پہونچنا اور وہاں نمازِ ظہر وعصر ادا کرنا۔

☆ وقوفِ عرفہ (یعنی قبلہ رخ کھڑے ہوکر خوب دعائیں کرنا)۔

☆ غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانہ ہونا۔

☆ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز عشا کے وقت میں پڑھنا۔

☆ ۱۰ ذی الحجہ کو نماز فجر ادا کر کے دعائیں کرنا (وقوفِ مزدلفہ)۔

☆ مزدلفہ سے کنکریاں لیتے ہوئے منیٰ روانہ ہونا۔

☆ منیٰ پہونچ کر بڑے اور آخری جمرہ پر کنکریاں مارنا۔

☆ قربانی کرنا (حج افراد میں واجب نہیں ہے)۔

☆ بال منڈوانا یا کٹوانا اور احرام اتارنا۔

☆ طوافِ زیارت (طواف افاضہ) یعنی حج کا طواف کرنا۔

☆ حج کی سعی کرنا، اگر منیٰ آنے سے پہلے نہیں کی ہے۔

﴿نوٹ﴾ امام ابوحنیفہؒ اور علماءِ احناف نے احادیث کی روشنی میں فرمایا ہے کہ قربانی، حلق یا قصر اور طواف زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، لہذا یہ اعمال اگر ۱۰ ذی الحجہ کو نہیں کر سکے تو ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو بھی کر سکتے ہیں۔

☆ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرنا۔

☆ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر زوال کے بعد کنکریاں مارنا۔

☆ ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جانے کی اجازت۔

☆ منیٰ میں رات گزارنے پر ۱۳ ذی الحجہ کو بھی کنکریاں مارنا۔

☆ طوافِ وداع کرنا۔

طواف اور سعی ایک نظر میں

طواف کی قسمیں:

(۱) طوافِ قدوم یعنی مکہ آنے کے وقت کا طواف (یہ اُس شخص کے لئے سنت ہے جو میقات کے باہر سے آیا ہو اور حج افراد یا حج قران کا ارادہ رکھتا ہو) حج تمتع اور عمرہ کرنے والوں کے لئے سنت نہیں۔
(۲) طواف عمرہ یعنی عمرہ کا طواف۔ (۳) طواف زیارت یعنی حج کا طواف، یہ حج کا رکن ہے اس طواف کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔
(۴) طواف وداع یعنی رخصت کے وقت کا طواف۔ (۵) نفلی طواف۔ (۶) طواف تحیہ: مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت۔

﴿وضاحت﴾ ہر طواف میں بیت اللہ کے سات چکر ہوتے ہیں اور ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتا ہے اور اس کے بعد مسجد حرام میں کسی بھی جگہ ۲ رکعات کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

حج میں ضروری طواف کی تعداد

حج تمتع میں ۳ (طواف عمرہ، طواف زیارت اور طواف وداع)

حج قران میں ۳ (طواف عمرہ، طواف زیارت اور طواف وداع)

حج افراد میں ۲ (طواف زیارت اور طواف وداع)

نفلی طواف: نفلی طواف کی کوئی تعداد نہیں، رات یا دن میں جب چاہیں اور جتنے چاہیں کریں۔ باہر سے آنے والے حضرات مسجد حرام میں نفلی نماز پڑھنے کے بجائے نفلی طواف زیادہ کریں۔

وضاحت: دو طواف اسطرح اکٹھے کرنا مکروہ ہے کہ طواف کی دو رکعات درمیان میں ادا نہ کریں، لہذا پہلے ایک طواف مکمل کر کے دو رکعات ادا کرلیں پھر دوسرا طواف شروع کریں۔ لیکن اگر اُس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو تو دو طوافوں کا اکٹھا کرنا جائز ہے۔ یاد رکھیں کہ ہر نفلی طواف کے بعد بھی دو رکعات نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

طواف کے دوران جائز امور

(۱)بوقت ضرورت بات کرنا۔ (۲)مسائل شرعیہ بتانا اور دریافت کرنا۔ (۳)ضرورت کے وقت طواف روکنا۔ (۴)شرعی عذر کی بنا پر وہیل چیئر پر طواف کرنا۔ (۵)سلام کرنا۔

سعی: صفا مروہ کے درمیان سات چکر (سعی کی ابتدا صفا سے اور انتہا مروہ پر)۔

حج میں ضروری سعی کی تعداد

حج تمتع میں دو (ایک عمرہ کی اور ایک حج کی)۔

حج قران میں دو (ایک عمرہ کی اور ایک حج کی)۔

حج افراد میں ایک (صرف حج کی)۔

نفلی سعی: نفلی سعی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

سعی کے بعض احکام

(۱) سعی سے پہلے، طواف کو مکمل کر لینا۔ (۲) صفا سے سعی کی ابتدا کر کے مروہ پر سات چکر پورے کرنا۔ (۳) صفا پہاڑی پر تھوڑا چڑھ کر، قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں کرنا۔ (۴) مردوں کا سبز ستونوں کے درمیان تیز تیز چلنا۔ (۵) مروہ پہاڑی پر، قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا۔ (۶) صفا اور مروہ کے درمیان چلتے چلتے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا یا اللہ کا ذکر کرنا یا قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا۔ (۷) پیدل چل کر سعی کرنا۔

سعی کے دوران جائز امور

(۱) بلا وضو سعی کرنا۔ (۲) خواتین کا حالت ماہواری میں سعی کرنا۔ (۳) دوران سعی گفتگو کرنا۔ (۴) ضرورت پڑنے پر سعی کا سلسلہ بند کرنا۔ (۵) شرعی عذر کی بنا پر وہیل چیئر پر سعی کرنا۔

سفر کا آغاز

جب آپ گھر سے روانہ ہوں اور مکروہ وقت نہ ہوتو دو رکعات نفل ادا کریں۔سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے اور حج کے مقبول ومبرور ہونے کے لئے خوب دعا کریں۔

اگر یاد ہوتو گھر سے نکلتے یہ دعا بھی پڑھ لیں: بِسْمِ اللّٰهِ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

سواری پر سوار ہوکر تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا بھی پڑھ لیں:

سُبْحَانَ الَّذِى سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔

سفر میں نماز کو قصر کرنا: چونکہ یہ سفر ۴۸ میل یعنی تقریباً ۷۷ کیلومیٹر سے زیادہ کا ہے،اس لئے جب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلیں گے تو آپ شرعی مسافر ہوجائیں گے۔لہذا ظہر،عصر اور عشا کی چار

چار رکعات کے بجائے دو دو رکعات فرض ادا کریں اور فجر کی دو اور مغرب کی تین ہی رکعات ادا کریں۔ البتہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھیں تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار کے بجائے دو ہی رکعات پڑھیں۔ سنتوں اور نفل کا حکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پڑھیں اور اگر جلدی ہے یا تھکن ہے یا کوئی اور دشواری ہے تو نہ پڑھیں، کوئی گناہ نہیں البتہ وتر اور فجر کی دو رکعات سنتوں کو نہ چھوڑیں۔

ضروری سامانِ سفر: اِس مبارک سفر میں مذکورہ سامان کو ضرور ساتھ رکھیں: (۱) پاسپورٹ۔ (۲) ہوائی جہاز کا ٹکٹ۔ (۳) احرام کی چادریں۔ (۴) پہننے کے لئے چند جوڑی کپڑے۔ (۵) اوڑھنے اور بچھانے والی چادریں۔ (۶) حج سے متعلق کتابیں۔ (۷) مسواک۔ (۸) مصلیٰ۔

میقات کا بیان

میقات اصل میں وقتِ معیّن اور مکانِ معیّن کا نام ہے۔

میقات زمانی: شوال کی پہلی تاریخ سے لے کر ۹ ذی الحجہ تک کا زمانہ میقات زمانی ہے، جسکو اشہر حج یعنی حج کے مہینے بھی کہا جاتا ہے۔ حج کا احرام اسی مدت کے اندر اندر باندھا جاسکتا ہے (یعنی یکم شوال سے پہلے اور ۹ ذی الحجہ کے بعد حج کا احرام نہیں باندھا جاسکتا)۔

میقات مکانی : وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرہ کرنے والے حضرات احرام باندھتے ہیں:

۱) اہل مدینہ اور اس کے راستے سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ (نیا نام بئرعلی) میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۲۰ کیلومیٹر دور ہے۔

۲) اہل شام اور اس کے راستے سے آنے والوں کے لئے (مثلاً مصر، لیبیا، الجزائر، مراکش وغیرہ) جحفہ میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۱۸۶ کیلومیٹر دور ہے۔

۳) اہلِ نجد اور اس کے راستے سے آنے والوں کے لئے (مثلاً بحرین، قطر، دمام، ریاض وغیرہ) قرن المنازل میقات ہے، اس کو آجکل (السیل الکبیر) کہا جاتا ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۷۸ کیلومیٹر دور ہے۔

۴) اہل یمن اور اس کے راستے سے آنے والوں کے لئے (مثلاً ہندوستان، پاکستان، بنگلادیش وغیرہ) یَلَمْلَم (سعدیہ) میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے اس کی دوری ۱۲۰ کیلومیٹر ہے۔

۵) اہل عراق اور اس کے راستے سے آنے والوں کے لئے ذاتِ عرق میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے ۱۰۰ کیلومیٹر مشرق میں واقع ہے۔

☆ آفاقی (جو حدودِ میقات سے باہر رہتے ہیں) حج اور عمرہ کا احرام اِن مذکورہ پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات پر یا اس سے پہلے یا اس کے مقابل باندھیں۔

☆ اہل حل (جنکی رہائش میقات اور حدودِ حرم کے درمیان ہے مثلاً جدہ کے رہنے والے) حج اور عمرہ دونوں کا احرام اپنے گھر سے باندھیں۔

☆ اہل حرم (جو حدود حرم کے اندر مستقل یا عارضی طور پر قیام پذیر ہیں) حج کا احرام اپنی رہائش ہی سے باندھیں، البتہ عمرہ کے لئے انہیں حرم سے باہر حل میں جا کر احرام باندھنا ہوگا۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک کی زمین حرم کہلاتی ہے۔ سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس خطہ کی نشاندہی کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہاں نشانات لگا دئے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ بنوائے، پھر بعد میں اسکی تجدید ہوتی رہی۔ جب آپ اس پاک سرزمین یعنی حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو):

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ، فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِي وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ. اَللّٰهُمَّ آمِنِّى مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اے اللہ! یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے تو (یہاں کی حاضری کی برکت سے) میرے گوشت، میرے خون، میری جلد اور میری ہڈیوں کو جہنم پر حرام کر دے اور قیامت کے دن اپنے عذاب سے مجھے امن میں رکھ۔

حرم کی حدود: ☆ جدہ کی طرف مکہ مکرمہ سے تقریباً ۱۶ کیلومیٹر کے فاصلہ پر شمیسی تک حرم ہے (اسی کے قریب وہ جگہ ہے جہاں ۶ھ میں حضورِ اکرم ﷺ کو عمرہ کرنے سے کفارِ مکہ نے روک دیا تھا اور پھر صلح کر کے بغیر عمرہ کئے آپ ﷺ مدینہ واپس آگئے تھے۔ یہیں حدیبیہ کا وہ میدان ہے جس کے درخت کے نیچے حضور اکرم ﷺ نے صحابۂ کرام سے موت پر بیعت لی تھی)۔

☆ مدینہ طیبہ کی طرف تنعیم (جہاں مسجد عائشہ بنی ہوئی ہے) تک حرم ہے جو مسجد حرام سے تقریباً سات کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

☆ یمن کی طرف اضاءۃ لبن تک حرم ہے جو مکہ سے تقریباً ۱۱ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ☆ عراق کی طرف تقریباً ۱۱ کیلومیٹر تک حرم ہے۔ ☆ جعرانہ کی طرف تقریباً ۲۰ کیلومیٹر تک حرم ہے۔

☆ طائف کی طرف عرفات تک حرم ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۱۲ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

حرم کا حُکم: اس مقدس سرزمین میں ہر شخص کے لئے چند چیزیں کرنا حرام ہیں چاہے وہاں کا مقیم ہو یا حج وعمرہ کرنے کے لئے آیا ہو۔

۱) یہاں کے خود اُگے ہوئے درخت یا پودے کاٹنا۔

۲) یہاں کے کسی جانور کا شکار کرنا یا اسکو چھیڑنا۔

۳) گری پڑی چیز (لقطہ) کا اٹھانا۔

۴) غیر مسلموں کا حدودِ حرم میں داخلہ قطعاً حرام ہے۔

﴿وضاحت﴾ تکلیف دہ جانور جیسے سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، مکھی، کھٹمل وغیرہ کو حرم میں بھی مارنا جائز ہے۔

حِل اور اس کا حکم: میقات اور حرم کے درمیان کی سرزمین حِل کہلاتی ہے جس میں خود اُگے ہوئے درخت کو کاٹنا اور جانور کا شکار کرنا حلال ہے۔ مکہ مکرمہ میں رہنے والے یا حج کرنے کے لئے دوسری جگہوں سے آنے والے حضرات' نفلی عمرے کا احرام حل جا کر ہی باندھتے ہیں۔

حج تمتع کا تفصیلی بیان

اگر آپ نے حج تمتع کا ارادہ کیا ہے تو میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ سے فارغ ہوکر احرام کھولدیں، پھر ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھ کر حج ادا کریں۔

عمرہ کا طریقہ: عمرہ میں چار کام کرنے ہوتے ہیں:

(۱) میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا۔ (فرض)

(۲) مکہ پہونچ کر خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔ (فرض)

(۳) صفا مروہ کی سعی کرنا۔ (واجب)

(۴) سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔ (واجب)

احرام: احرام باندھنے سے پہلے طہارت اور پاکیزگی کا خاص خیال رکھیں: ناخن کاٹ لیں اور زیرِ ناف وبغل کے بال صاف کرلیں، سنت کے مطابق غسل کرلیں، اگرچہ صرف وضو کرنا بھی کافی ہے اور احرام یعنی ایک سفید تہبند باندھ لیں اور ایک سفید چادر

اوڑھ لیں (تہبند ناف کے اوپر اس طرح باندھیں کہ ٹخنے کھلے رہیں) اور انہی دو کپڑوں میں دو رکعات نماز نفل ادا کریں اور عمرہ کرنے کی نیت کریں: اے اللہ! میں آپ کی رضا کے واسطے عمرہ کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور اپنے فضل وکرم سے قبول فرما۔ اس کے بعد کسی قدر بلند آواز سے تین دفعہ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْك، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ لا شَرِيْكَ لكَ لَبَّيْك

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں، ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

﴿وضاحت﴾ ☆ عورتوں کے احرام کے لئے کوئی خاص لباس نہیں، بس غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر عام لباس پہن لیں اور چہرہ سے کپڑا ہٹالیں پھر نیت کرکے آہستہ سے تلبیہ پڑھیں۔

☆ غسل سے فارغ ہوکر احرام باندھنے سے پہلے بدن پر خوشبو لگانا بھی سنت ہے۔

☆ چونکہ احرام کی پابندیاں تلبیہ پڑھنے کے بعد ہی شروع ہوتی ہیں، لہذا تلبیہ پڑھنے سے پہلے غسل کے دوران صابن اور تولیہ کا استعمال کر سکتے ہیں، نیز بالوں میں کنگھا بھی کر سکتے ہیں۔

اہم ہدایت میقات پر پہونچ کر یا اس سے پہلے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔ چونکہ ہندوستان، پاکستان اور بنگلا دیش وغیرہ سے حج پر جانے والے حضرات ہوائی جہاز سے جاتے ہیں اور ان کو جدہ میں اترنا ہے، میقات جدہ سے پہلے ہی رہ جاتی ہے، لہذا اُن کے لئے بہتر ہے کہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ہی احرام باندھ لیں یا ہوائی جہاز میں اپنے ساتھ احرام لے کر بیٹھ جائیں اور پھر راستہ میں میقات سے پہلے پہلے باندھ لیں۔ اور اگر موقع ہو تو دو رکعات بھی ادا کر لیں۔ پھر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔ ایرپورٹ

پر یا ہوائی جہاز میں احرام باندھنے کی صورت میں احرام باندھنے سے پہلے طہارت اور پاکیزگی کا حاصل کرنا تھوڑا مشکل ہے، اس لئے جب گھر سے روانہ ہوں تو ناخن وغیرہ کاٹ کر مکمل طہارت حاصل کرلیں۔

احرام باندھنے کے بعد نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے میں تاخیر کی جاسکتی ہے، یعنی آپ احرام ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے باندھ لیں اور تلبیہ میقات کے آنے پر یا اس سے کچھ پہلے پڑھیں۔ یاد رکھیں کہ نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کے بعد ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوتی ہیں۔

اگر آپ اپنے وطن سے سیدھے مدینہ منورہ جا رہے ہیں تو مدینہ منورہ جانے کیلئے احرام کی ضرورت نہیں، لیکن جب آپ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جائیں تو مدینہ منورہ کی میقات پر احرام باندھیں۔

تنبیہ: اگر آپ بغیر احرام کے میقات سے نکل گئے تو آگے جا کر کسی بھی جگہ احرام باندھ لیں لیکن آپ پر ایک دم لازم ہو گیا۔ ہاں اگر پہلے ذکر کی گئی پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک پر یا اس کے محاذی (مقابل) پہونچ کر احرام باندھ لیا تو پھر دم واجب نہ ہوگا۔

تلبیہ کیا ھے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعلان کیا کہ لوگو! تم پر اللہ تعالیٰ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ۔ اللہ کے بندے حج یا عمرہ کا احرام باندھکر جو تلبیہ پڑھتے ہیں گویا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اسی پکار کے جواب میں عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے مولا! تو نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اعلان کرا کے ہمیں اپنے پاک گھر بلوایا تھا، ہم تیرے در پر حاضر ہیں، حاضر ہیں۔ اے اللہ! ہم حاضر ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جانب جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی لبیک کہتے ہیں اور اسی طرح زمین کی انتہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے(یعنی ہر چیز ساتھ میں لبیک کہتی ہے)۔ (ترمذی)

☆☆☆ تلبیہ پڑھنے کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو): اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کا احرام بندھ گیا، اب سے لے کر مسجد حرام پہونچنے تک یہی تلبیہ سب سے بہتر ذکر ہے۔ لہذا تھوڑی بلند آواز کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں۔ احرام باندھنے کے بعد کچھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جن کا بیان اگلے صفحہ پر آرہا ہے۔

ممنوعاتِ احرام

احرام باندھ کر تلبیہ پڑھنے کے بعد یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

ممنوعاتِ احرام مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے:

(۱) خوشبو استعمال کرنا۔ (۲) ناخن کاٹنا۔ (۳) جسم سے بال دور کرنا۔ (۴) چہرہ کا ڈھانکنا۔ (۵) میاں بیوی والے خاص تعلق اور جنسی شہوت کے کام کرنا۔ (٦) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

ممنوعاتِ احرام صرف مردوں کے لئے:

(۱) سلے ہوئے کپڑے پہننا۔ (۲) سر کو ٹوپی یا پگڑی یا چادر وغیرہ سے ڈھانکنا۔ (۳) ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کے درمیان کی ہڈی چھپ جائے۔

مکروھاتِ احرام

(۱) بدن سے میل دور کرنا۔ (۲) صابن کا استعمال کرنا۔

(۳) کنگھا کرنا۔

احرام کی حالت میں جائز امور

(۱) غسل کرنا لیکن صابن کا استعمال نہ کریں۔

(۲) احرام کو دھونا اور اس کو بدلنا۔

(۳) انگوٹھی، گھڑی، چشمہ، بیلٹ، چھتری وغیرہ کا استعمال کرنا۔

(۴) مرہم پٹی کروانا اور دوائیں کھانا۔

(۵) موذی جانور کا مارنا جیسے سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، بھڑ، کھٹمل، مکھی اور مچھر وغیرہ۔

(۶) کھانے میں گھی، تیل وغیرہ کا استعمال کرنا۔

(۷) احرام کے اوپر مزید چادر ڈال کر سونا۔ مگر مرد اپنے سر اور چہرے کو اور عورتیں اپنے چہرے کو کھلا رکھیں۔

﴿وضاحت﴾ احرام کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑا اور جسم دھو کر غسل کر لیں اور اگر احرام کی چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کر لیں۔

مسجدِ حرام کی حاضری

مکہ مکرمہ پہونچ کر سامان وغیرہ اپنے قیام گاہ پر رکھ کر اگر آرام کی ضرورت ہو تو تھوڑا آرام کرلیں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لئے مسجد حرام کی طرف انتہائی سکون اور اطمینان کے ساتھ تلبیہ (لبیک) پڑھتے ہوئے چلیں۔ دربارِ الٰہی کی عظمت وجلال کا لحاظ رکھتے ہوئے دایاں قدم اندر رکھ کر مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہو جائیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

کعبہ پر پہلی نظر: جس وقت خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو تین مرتبہ (اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ) کہیں اور یہ دعا پڑھیں: (اگر دعا یاد ہو)

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفاً وَّتَعْظِيْماً وَّتَكْرِيْماً وَّمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ

تَشْرِيْفاً وَّتَكْرِيْماً وَّتَعْظِيْماً وَّبِرّاً، اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلامِ (اے اللہ! اس گھر کی شرافت وعظمت وبزرگی اور ہیبت بڑھا، نیز جو اس کی زیارت کرنے والا ہو اس کی عزت واحترام کرنے والا ہو خواہ حج کرنے والا ہو یا عمرہ کرنے والا اسکی بھی شرافت اور بزرگی اور بھلائی زیادہ فرمادے۔اے اللہ! آپ کا نام سلام ہے اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ)۔

اس کے بعد درود شریف پڑھ کر جو چاہیں اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ سے مانگیں کیونکہ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔

﴿وضاحت﴾

☆ مکہ مکرمہ پہونچ کر فوراً ہی طواف کرنے کے لئے مسجد حرام جانا ضروری نہیں بلکہ پہلے اپنی رہائش گاہ میں اپنا سامان وغیرہ حفاظت سے رکھ لیں، نیز اگر آرام کی ضرورت ہو تو آرام بھی کرلیں۔

☆ اپنی بلڈنگ کا نمبر اور اس کے آس پاس کی کوئی نشانی یا علامت اور حرم شریف کا قریب ترین دروازہ ضرور یاد رکھیں۔ جن حضرات کے ساتھ خواتین ہیں، وہ اپنی خواتین کو بھی مسجد حرام سے ہوٹل تک کے راستہ کی اچھی طرح شناخت کرا دیں، نیز ہر عمل کے کرنے سے قبل، بعد میں ملنے کی جگہ اور وقت بھی متعین کر لیں۔

☆ مسجد حرام میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد کی دو رکعات نماز نہ پڑھیں کیونکہ اس مسجد کا تحیہ طواف ہے۔ اگر کسی وجہ سے فوراً طواف کرنے کا ارادہ نہ ہو تو پھر تحیۃ المسجد کی دو رکعات پڑھنی چاہیئے۔

طواف: مسجد حرام میں داخل ہو کر کعبہ شریف کے اس گوشہ کے سامنے آ جائیں جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور طواف کی نیت کر لیں۔ عمرہ کی سعی بھی کرنی ہے اس لئے مرد حضرات <u>اضطباع</u> کر لیں (یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے کے اوپر ڈال لیں) پھر حجر اسود کے سامنے کھڑے

ہوکر بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے حجر اسود کا بوسہ لیں یا دونوں ہاتھوں
کی ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف کر کے ہاتھوں کا بوسہ لیں اور پھر کعبہ
کو بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کر دیں۔ مرد حضرات پہلے تین
چکر میں (اگر ممکن ہو) رمل کریں یعنی ذرا مونڈھے ہلا کے اور
اکڑ کے چھوٹے چھوٹے قدم کے ساتھ کسی قدر تیز چلیں۔ طواف
کرتے وقت نگاہ سامنے رکھیں، یعنی کعبہ شریف آپ کے بائیں
جانب رہے۔ طواف کے دوران بغیر ہاتھ اٹھائے چلتے چلتے
دعائیں کرتے رہیں۔ آگے ایک نصف دائرے کی شکل کی چار پانچ
فٹ اونچی دیوار آپ کے بائیں جانب آئے گی اس کو حطیم کہتے
ہیں، اسکے بعد جب خانہ کعبہ کا تیسرا کونہ آجائے جسے رکن یمانی
کہتے ہیں (اگر ممکن ہو) تو دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ اس پر
پھیریں ورنہ اسکی طرف اشارہ کئے بغیر یوں ہی گزر جائیں۔ رکن
یمانی اور حجر اسود کے درمیان چلتے ہوئے یہ دعا بار بار پڑھیں: رَبَّنَا

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پھر حجراسود کے سامنے پہونچ کر اسکی طرف ہتھیلیوں کا رخ کریں، بسم اللہ اللہ اکبر کہیں اور ہتھیلیوں کا بوسہ لیں۔ اس طرح آپ کا ایک چکر پورا ہوگیا، اس کے بعد باقی چھ چکر بالکل اسی طرح کریں۔ کل سات چکر کرنے ہیں، آخری چکر کے بعد بھی حجراسود کا استلام کریں۔

﴿وضاحت﴾

☆ تلبیہ جو اب تک برابر پڑھ رہے تھے، مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد بند کردیں۔

☆ طواف کے دوران کوئی مخصوص دعا ضروری نہیں ہے بلکہ جو چاہیں اور جس زبان میں چاہیں دعا مانگتے رہیں، اگر کچھ بھی نہ پڑھیں بلکہ خاموش رہیں تب بھی طواف صحیح ہوجاتا ہے۔

☆ طواف کے دوران جماعت کی نماز شروع ہونے لگے یا تھکن

ہوجائے تو طواف روک دیں، پھر جس جگہ سے طواف بند کیا تھا اسی جگہ سے طواف شروع کردیں۔

☆ نفلی طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوتا ہے۔

☆ اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو طواف روک دیں اور وضو کرکے اسی جگہ سے طواف شروع کردیں جہاں سے طواف بند کیا تھا کیونکہ بغیر وضو کے طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ اگر طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہوجائے تو کم تعداد شمار کرکے باقی چکروں سے طواف مکمل کریں۔

☆ مسجد حرام کے اندر، اوپر یا نیچے یا مطاف میں کسی بھی جگہ طواف کرسکتے ہیں۔

☆ طواف حطیم کے باہر سے ہی کریں۔ اگر حطیم میں داخل ہوکر طواف کریں گے تو وہ معتبر نہیں ہوگا۔

اہم مسئلہ: معذور شخص جس کا وضو نہیں ٹھہرتا (مثلاً پیشاب کے

قطرات مسلسل گرتے رہتے ہیں یا عورت کو بیماری کا خون آرہا ہے) تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نماز کے ایک وقت میں وضو کرے، پھر اس وضو سے اس وقت میں جتنے چاہے طواف کرے، نماز پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے، دوسری نماز کا وقت داخل ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر طواف مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے تو وضو کر کے طواف مکمل کرے۔

دو رکعت نماز: طواف سے فراغت کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس آئیں۔ اُس وقت آپ کی زبان پر یہ آیت ہو تو بہتر ہے: (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی) اگر سہولت سے مقامِ ابراہیم کے پیچھے جگہ مل جائے تو وہاں ورنہ مسجد حرام میں کسی بھی جگہ طواف کی دو رکعات ادا کریں۔

﴿وضاحت﴾ طواف کی اِن دو رکعات کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت

میں سورۂ اخلاص پڑھی جائے۔

ہجوم کے دوران مقام ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعات نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اس سے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، بلکہ مسجد حرام میں کسی بھی جگہ ادا کرلیں۔

مقامِ ابراھیم: یہ ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کو تعمیر کیا تھا، اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں۔ یہ کعبہ کے سامنے ایک جالی دار شیشے کے چھوٹے سے قبہ میں محفوظ ہے جس کے اطراف پیتل کی خوشنما جالی نصب ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجر اسود اور مقام ابراہیم قیمتی پتھروں میں سے دو پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں پتھروں کی روشنی ختم کردی ہے، اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ دونوں پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کردیتے۔ (ابن خزیمہ)

ملتزم: طواف اور نماز سے فراغت کے بعد ملتزم پر آئیں۔ حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان ۲ میٹر کے قریب کعبہ کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے۔ اور اس سے چمٹ کر دعائیں مانگیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کی خاص جگہ ہے۔

﴿وضاحت﴾ حجاج کرام کو تکلیف دے کر ملتزم پر پہونچنا جائز نہیں ہے، لہذا طواف کرنے والوں کی تعداد اگر زیادہ ہو تو وہاں پہونچنے کی کوشش نہ کریں، کیونکہ وہاں دعائیں کرنا صرف سنت ہے۔

آب زمزم: طواف سے فراغت کے بعد قبلہ رو ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب سیر ہو کر زمزم کا پانی پئیں اور الحمد للہ کہہ کر یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو): **اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَّرِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ** (اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور کشادہ رزق کا اور ہر مرض سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں)۔

مسجد حرام میں ہر جگہ زمزم کا پانی بآسانی مل جاتا ہے۔ زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا۔ (بخاری) زمزم کا پانی پی کر اس کا کچھ حصہ سر اور بدن پر ڈالنا بھی مستحب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو بھوکے کے لئے کھانا اور بیمار کے لئے شفا ہے۔ (طبرانی)

صفا مروہ کے درمیان سعی

صفا پر پہونچ کر بہتر یہ ہے کہ زبان سے کہیں: اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ، اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ پھر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کی طرح ہاتھ اٹھالیں اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ اور اگر یہ دعا یاد ہو تو اسے بھی تین بار پڑھیں: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر، لَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

اس کے بعد کھڑے ہو کر خوب دعائیں مانگیں (یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص مقام اور خاص وقت ہے)۔ دعاؤں سے فارغ ہو کر نیچے اتر کر مروہ کی طرف عام چال سے چلیں۔ بغیر ہاتھ اٹھائے دعائیں مانگتے رہیں یا قرآن کی تلاوت کرتے رہیں۔ سعی کے دوران بھی کوئی خاص دعا لازم نہیں البتہ اس دعا کو بھی پڑھتے رہیں:

رَبِّ اغْـفِرْ وَارْحَـمْ، وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَـمْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الاكْــرَم جب سبز ستون (جہاں ہری ٹیوب لائٹیں لگی ہوئی ہیں) کے قریب پہونچیں تو مرد حضرات ذرا دوڑ کر چلیں اس کے بعد پھر ایسے ہی ہرے ستون اور نظر آئیں گے وہاں پہونچ کر دوڑنا ختم کردیں اور عام چال سے چلیں۔ مروہ پر پہونچ کر قبلہ کی طرف رخ کرکے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں، یہ سعی کا ایک پھیرا ہوگیا۔ اسی طرح مروہ سے صفا کی طرف چلیں۔ یہ دوسرا چکر ہوجائے گا۔ اس طرح آخری وساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ (ہر مرتبہ صفا اور مروہ پر پہونچ کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے دعائیں کرنی چاہئیں)۔

﴿وضاحت﴾

☆ سعی کے لئے وضو کا ہونا ضروری نہیں البتہ افضل و بہتر ہے۔

☆ حیض (ماہواری) اور نفاس کی حالت میں بھی سعی کی جاسکتی ہے البتہ طواف، حیض یا نفاس کی حالت میں ہرگز نہ کریں بلکہ مسجد

حرام میں بھی داخل نہ ہوں۔

☆ طواف سے فارغ ہوکر اگر سعی کرنے میں تاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ سعی کو طواف کے بعد کرنا شرط ہے، طواف کے بغیر کوئی سعی معتبر نہیں خواہ عمرہ کی سعی ہو یا حج کی۔

☆ سعی کے دوران نماز شروع ہونے لگے یا تھک جائیں تو سعی کو روک دیں پھر جہاں سے سعی کو بند کیا تھا اسی جگہ سے دوبارہ شروع کردیں۔

☆ طواف کی طرح سعی بھی پیدل چل کر کرنا چاہیے، البتہ اگر کوئی عذر ہو تو وہیل چیئر پر بھی سعی کر سکتے ہیں۔

☆ اگر سعی کے چکروں کی تعداد میں شک ہوجائے تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے سعی مکمل کریں۔

بال منڈوانا یا کٹوانا: طواف اور سعی سے فارغ ہو کر سر کے بال منڈوا دیں یا کٹوا دیں، مردوں کے لئے منڈوانا افضل ہے۔ (اگر حج کے ایام قریب ہیں تو بال کا چھوٹا کرانا ہی بہتر ہے تاکہ حج کے بعد سارے بال منڈوا دیں) لیکن خواتین چوٹی کے آخر میں سے ایک پورے کے برابر بال خود کاٹ لیں یا کسی محرم سے کٹوا لیں۔

﴿تنبیہ﴾ بعض مرد حضرات چند بال سر کے ایک طرف سے اور چند بال دوسری طرف سے قینچی سے کاٹ کر احرام کھول دیتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ ایسی صورت میں دم واجب ہو جائے گا، لہذا یا تو سر کے بال منڈوائیں یا اس طرح بالوں کو کٹوائیں کہ پورے سر کے بال کٹ جائیں۔ اگر بال زیادہ ہی چھوٹے ہوں تو منڈوانا ہی لازم ہے۔ سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے سے پہلے نہ احرام کھولیں اور نہ ہی ناخن وغیرہ کاٹیں ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔

عمرہ ختم ہوگیا: اب آپ کا عمرہ پورا ہوگیا۔ احرام اتار دیں، سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، خوشبو لگا لیں۔ اب آپ کے لئے وہ سب چیزیں جائز ہوگئیں جو احرام کی وجہ سے ناجائز ہوگئی تھیں۔ مگر اس کو نہ بھولیں کہ آپ نے حج تمتع کا ارادہ کیا ہے، عمرہ سے فراغت ہوگئی ہے ابھی حج کرنا باقی ہے، جس کے لئے ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھا جائے گا۔ لہذا حج سے فراغت کئے بغیر گھر واپس نہ جائیں، بلکہ مکہ مکرمہ ہی میں رہیں یا مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے چلے جائیں یا کسی دوسرے شہر چلے جائیں مگر گھر واپس نہیں جائیں۔

﴿وضاحت﴾ اگر کوئی شخص حج کے مہینے (یعنی شوال یا ذی القعدہ یا ذی الحجہ کے پہلے عشرہ) میں عمرہ کر کے اپنے گھر واپس چلا گیا، اب حج کے ایام میں صرف حج کا احرام باندھ کر حج ادا کر رہا ہے تو یہ حج تمتع نہیں ہوگا کیونکہ حج تمتع کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ عمرہ کر کے اپنے گھر واپس نہ جائے۔

مکہ مکرمہ کے زمانۂ قیام کے مشاغل

مکہ مکرمہ کے قیام کو غنیمت سمجھ کر زیادہ وقت مسجد حرام میں گزاریں۔ پانچوں وقت کی نمازیں مسجد حرام ہی میں جماعت سے ادا کریں۔ نفلی طواف کثرت سے کریں، ذکر و تلاوت میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں اور دوسروں کو نیک اعمال کی ترغیب دیتے رہیں۔

﴿وضاحت﴾

☆ مسجد حرام میں نفلی نماز زیادہ پڑھنے کے بجائے نفلی طواف کثرت سے کرنا زیادہ بہتر ہے۔

☆ اپنی طرف سے یا اپنے متعلقین کی طرف سے نفلی عمرے کرنا چاہیں تو تنعیم یا جعرانہ یا حل میں کسی بھی جگہ جا کر غسل کر کے احرام باندھیں، دو رکعات نماز پڑھ کر نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں پھر عمرہ کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق عمرہ کریں۔

☆ تنعیم مسجد حرام سے ساڑھے سات کیلومیٹر اور جعرانہ بیس

کیلومیٹر ہے، دونوں جگہ کے لئے مسجد حرام کے سامنے سے ہر وقت بسیں اور کاریں ملتی رہتی ہیں، البتہ تنعیم (جہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عمرہ کا احرام باندھ کر آئی تھیں) جانا زیادہ آسان ہے۔

☆ جس طرح اس پاک سرزمین میں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اسی طرح گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے۔ اس لئے لڑائی جھگڑا، غیبت، فضول اور بے فائدہ کاموں سے اپنے آپ کو دور رکھیں اور بغیر ضرورت بازاروں میں نہ گھومیں۔

☆ اب چونکہ احرام کی پابندی ختم ہوگئی، اس لئے خواتین مکمل پردہ کے ساتھ رہیں یعنی چہرے پر بھی نقاب ڈالیں، ہاں اگر نفلی عمرہ کا احرام باندھیں تو پھر چہرے پر نقاب نہ ڈالیں۔

☆ غارِ ثور یا غارِ حرا یا کسی دوسرے مقام کی زیارت کے لئے جانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں، البتہ فجر کی نماز کے بعد جانا زیادہ بہتر ہے تاکہ ظہر سے قبل واپس آ کر ظہر کی نماز مسجد حرام میں ادا کر سکیں۔

متعدد عمرے کرنا

عمرہ کا کوئی وقت متعین نہیں۔سال میں پانچ دن جن میں حج ادا ہوتا ہے بیہقی میں وارد ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی روشنی میں حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی کہا ہے۔ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں (رات یا دن میں) اور جتنے چاہیں عمرے کریں، حج سے پہلے بھی کر سکتے ہیں اور حج کے بعد بھی،مگر عمرہ زیادہ کرنے کے بجائے طواف زیادہ کرنا افضل اور بہتر ہے۔

﴿وضاحت﴾

☆ جو حضرات بار بار عمرہ کرتے ہیں، ہر بار سر پر استرہ یا مشین پھروائیں خواہ سر پر بال ہوں یا نہ ہوں۔

☆ بار بار عمرہ کرنے کے لئے احرام کے کپڑوں کو دھونا یا تبدیل کرنا ضروری نہیں ہے۔

چند مقاماتِ زیارت

مکہ مکرمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے حضور اکرم ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں۔ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں البتہ وہاں جا کر سیرت کے اہم واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت وطاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا بہتر ہے۔

﴿وضاحت﴾ اگر کوئی شخص ان مقامات کی زیارت کے لئے بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا بلکہ زیادہ فکر مسجد حرام میں حاضری کی ہی ہونی چاہیئے۔

<u>غارِ ثور:</u> جہاں حضور اکرم ﷺ ہجرت کے وقت تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔یہ غار جبلِ ثور (پہاڑ) کی چوٹی کے پاس ہے۔یہ

غار تقریباً ایک میل کی چڑھائی پر واقع ہے۔

غار حرا: جہاں قرانِ کریم نازل ہونا شروع ہوا، (سورۃ اقراء کی ابتدائی چند آیات اسی مقام پر نازل ہوئی تھیں) یہ غار جبلِ نور (پہاڑ) پر واقع ہے۔

مولد النبی: مروہ کے قریب حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کی جگہ ہے، اس جگہ پر ان دنوں لائبریری قائم ہے۔

مسجد جن: جہاں حضور اکرم ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

جنت المعلی: مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

حج کا طریقہ (حج کے چھ دن)

۸ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک کے ایامِ حج کے دن کہلاتے ہیں، انہیں دنوں میں اسلام کا اہم رکن (حج) ادا ہوتا ہے۔

حج کا پہلا دن: ۸ ذی الحجہ

احـــرام: اگر حج کا احرام ابھی تک نہیں باندھا ہے تو ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو باندھ لیں۔ جس طرح عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے غسل وغیرہ کیا تھا، اسی طرح مکہ مکرمہ ہی میں اپنی رہائش گاہ میں یا مسجد حرام کے قریب بنے غسل خانوں میں ہر طرح کی پاکیزگی اور صفائی کر کے غسل کریں اور احرام باندھ لیں۔ پھر دو رکعات نفل نماز پڑھیں اور حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔ اب آپ کے لئے وہ تمام چیزیں حرام ہو گئیں جو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حرام ہو گئی تھیں۔ احرام باندھنے کا طریقہ اور اس سے متعلق ضروری مسائل صفحہ نمبر ۱۴ تا ۴۳ پر گزر چکے ہیں۔

منی روانگی: ۸ ذی الحجہ کی صبح کو تھوڑی بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے منی روانہ ہو جائیں اور پانچ نمازیں: ظہر، عصر، مغرب، عشا اور ۹ ذی الحجہ کی فجر کو ان کے اوقات میں جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ اِس کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں، قرآن کی تلاوت کریں اور دوسروں کو بھی نیک اعمال کی دعوت دیں۔

وضاحت

☆ آجکل معلم حضرات ۸ ذی الحجہ کی رات کو ہی منی لے جاتے ہیں، انہی کے ساتھ چلے جائیں، کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

☆ منی مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۔۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر دو طرفہ پہاڑوں کے درمیان ایک بہت بڑا میدان ہے۔ منی میں یہ پانچوں نمازیں پڑھنا اور رات گزارنا سنت ہے، لہذا اس میں اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوگا البتہ قصداً کوتاہی نہ کریں۔

☆ حج کے یہ چند دن آپ کے اس عظیم سفر کا ماحصل ہیں اس لئے

کھانے وغیرہ میں زیادہ وقت ضائع نہ کریں۔ بلکہ کم کھانے پر اکتفا کریں، پھلوں اور پانی کا زیادہ استعمال کریں، نیز زیادہ مصالحے دار کھانے سے پرہیز کریں۔

☆ منی میں کھانے پینے کا کافی سامان ملتا ہے اسلئے مکہ سے زیادہ سامان لے کر نہ جائیں، البتہ تھوڑا ضرورت کیلئے لے جا سکتے ہیں۔ منی، عرفات اور مزدلفہ میں کھانے پکانے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔

☆ تلبیہ پڑھنے کا سلسلہ پہلی کنکری مارنے تک جاری رہے گا۔

☆ اگر آپ ایام حج سے اتنا پہلے مکہ مکرمہ پہونچ رہے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ۱۵ دن قیام سے پہلے ہی حج شروع ہوجاتا ہے اور منی چلے جاتے ہیں تو آپ مسافر ہوں گے اور منی، عرفات اور مزدلفہ میں ۴ رکعات والی نمازوں میں قصر کرنا ہوگا۔ البتہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو ۴ کے بجائے دو ہی رکعات پڑھیں۔

حج کا دوسرا دن: ۹ ذی الحجہ

منی سے عرفات روانگی:

منی میں فجر کی نماز پڑھ کر تکبیر تشریق کہیں اور تلبیہ بھی پڑھیں۔ ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر زوال سے پہلے پہلے تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات پہونچ جائیں۔

﴿وضاحت﴾

☆ آجکل معلم حضرات ۹ ذی الحجہ کی رات کو ہی عرفات لے جاتے ہیں، انہی کے ساتھ چلے جائیں، کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

☆ منی آئے بغیر سیدھے عرفات کو چلے جانا خلافِ سنت ہے۔

☆ ۹ ذی الحجہ کی فجر سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک تکبیر تشریق ہر شخص کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا چاہئے خواہ حج ادا کررہا ہو یا نہیں۔ تکبیر تشریق یہ ہے: (اَللّٰهُ اَکْبَر اَللّٰهُ اکْبَر لَا اِلَهَ الَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَر اَللّٰهُ اکْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد)

وقوفِ عرفات:

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کثرت سے بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں، اس دن اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے اُن (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتے ہیں اور فرشتوں سے پوچھتے ہیں (ذرا بتاؤ تو) یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت طلحہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غزوۂ بدر کا دن تو مستثنٰی ہے اسکو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل ہو رہا ہو، بہت حقیر ہو رہا ہو، بہت زیادہ غصہ میں پھر رہا ہو، یہ سب کچھ اس وجہ سے کہ عرفہ کے دن میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا اور بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھتا ہے۔ (مشکوۃ)

(۱) وقوفِ عرفہ کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے شروع ہوتا ہے، لہذا زوال سے پہلے ہی کھانے وغیرہ سے فارغ ہو جائیں، غسل بھی کرنا چاہیں تو کر لیں لیکن خوشبودار صابن کا استعمال نہ کریں۔

(۲) میدانِ عرفات کے شروع میں مسجد نمرہ نامی ایک بہت بڑی مسجد ہے جس میں زوال کے فوراً بعد خطبہ ہوتا ہے پھر ایک اذان اور دو اقامت سے ظہر اور عصر کی نمازیں جماعت سے ادا ہوتی ہیں۔ اگر آپ کے لئے مسجد نمرہ پہونچنا آسان ہو تو وہیں جا کر خطبہ سنیں اور دونوں نمازیں دو دو رکعات امام کے ساتھ پڑھیں۔ دونوں نمازوں کے درمیان میں سنتیں نہ پڑھیں۔ لیکن اگر آپ مسجد نمرہ نہ پہونچ سکیں تو احادیث کی روشنی میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور علماء احناف نے تحریر کیا ہے کہ ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں اپنے اپنے خیموں میں ہی جماعت کے ساتھ

پڑھیں (مسافر ہوں تو دو دو رکعات ورنہ چار چار رکعات)۔

(۳) یاد رہے کہ زوال سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت بہت ہی خاص اور اہم وقت ہے اس میں حج کا سب سے عظیم رکن ادا ہوتا ہے (جس کے فوت ہونے پر حج ادا نہیں ہوتا)، لہذا اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کریں اور بلا شدید ضرورت کے اس وقت میں نہ لیٹیں اور نہ سوئیں۔

(۴) میدان عرفات چونکہ کثرت سے دعائیں مانگنے، رونے، گڑگڑانے اور قبولیت دعا کا میدان ہے، لہذا خوب رو رو کر اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے دوست واحباب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں۔ ذکر اور قرآن کی تلاوت بھی کرتے رہیں۔

تھوڑی تھوڑی دیر کے وقفہ سے تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔ اِن کلمات کو بھی پڑھتے رہیں: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر ۔ انہی کلمات کو نبی اکرم ﷺ نے عرفات کی بہترین دعا قرار دیا ہے۔

﴿وضاحت﴾

☆ عرفات کے میدان میں کسی بھی جگہ قبلہ رخ کھڑے ہوکر دعائیں مانگنا زیادہ افضل ہے، البتہ اگر تھک جائیں تو بیٹھ کر بھی دعاؤں اور ذکر و تلاوت میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔

☆ اگر جبل رحمت تک پہونچنا آسان ہو تو اس کے نیچے قبلہ رخ کھڑے ہوکر خوب آنسو بہا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہیں اور دنیا و آخرت کی ضرورتیں مانگیں، نیز دین اسلام کی سربلندی کے لئے دعائیں کریں۔ ورنہ اپنے خیموں ہی میں رہ کر ذکر و تلاوت اور دعاؤں میں مشغول رہیں۔

عرفات سے مزدلفہ روانگی: جب سورج غروب ہوجائے تو مغرب کی نماز ادا کئے بغیر خوب اطمینان اور سکون کے ساتھ تلبیہ (لبیک اللھم لبیک ...) پڑھتے ہوئے عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہوجائیں۔

﴿وضاحت﴾

☆ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل گئے تو دم واجب ہوگا۔ لیکن اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پھر دوبارہ واپس عرفات میں آ گئے تو دم واجب نہیں ہوگا۔

☆ عرفات سے روانگی میں اگر تاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں لیکن مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ پہونچ کر (عشا کے وقت میں) ہی ادا کریں۔

☆ جب آپ عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ عرفات کی حدود سے نکلتے ہی مزدلفہ شروع نہیں ہوتا

ہے بلکہ تقریباً ٦ کیلومیٹر کا راستہ طے کرنے کے بعد ہی مزدلفہ کی حدود شروع ہوتی ہیں۔ حدود کی نشاندہی کے لئے الگ الگ رنگ کے بورڈ لگائے گئے ہیں کہ کہاں پر حدود شروع اور کہاں پر حدود ختم ہوتی ہیں، لہٰذا ان کی رعایت کرتے ہوئے قیام فرمائیں۔

مزدلفه پهونچ کر یه کام کریں:

(۱) عشا کے وقت میں مغرب اور عشا کی نمازیں ملا کر ایک ساتھ ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ جب عشا کا وقت ہو جائے تو پہلے اذان اور اقامت کے ساتھ مغرب کے تین فرض پڑھیں، مغرب کی سنتیں نہ پڑھیں بلکہ فوراً عشا کے فرض ادا کریں، مسافر ہوں تو دو رکعات اور مقیم ہوں تو چار رکعات فرض ادا کریں۔ عشا کی نماز کے بعد سنتیں پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں مگر مغرب اور عشا کے فرضوں کے درمیان سنت یا نفل نہ پڑھیں۔

﴿وضاحت﴾ مغرب اور عشا کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت

شرط نہیں، خواہ جماعت سے پڑھیں یا تنہا دونوں کو عشا کے وقت میں ہی ادا کریں۔

(۲) اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کریں، تلبیہ پڑھیں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، توبہ واستغفار کریں اور کثرت سے دعائیں مانگیں کیونکہ یہ رات بہت ہی مبارک رات ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (سورۃ البقرۃ، آیت۱۹۸) (جب تم عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ آؤ تو یہاں مشعر حرام کے پاس اللہ کے ذکر میں مشغول رہو)۔ البتہ رات میں کچھ سو بھی ضرور لیں کیونکہ حدیث سے ثابت ہے۔

(۳) صبح سویرے فجر کی سنت اور فرض ادا کریں، فجر کی نماز کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھائیں اور رو رو کر دعائیں مانگیں۔ یہی مزدلفہ کا وقوف ہے جو واجب ہے۔

﴿وضاحت﴾

☆ مزدلفہ میں رات گزار کر صبح کی نماز پڑھنا اور اسکے بعد وقوف کرنا واجب ہے۔ مگر خواتین، بیمار اور کمزور لوگ آدھی رات مزدلفہ میں گزارنے کے بعد منی جا سکتے ہیں، ان پر دم واجب نہیں ہوگا۔

☆ مزدلفہ کے میدان میں جہاں چاہیں وقوف کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے مشعر حرام کے قریب وقوف کیا ہے (جہاں آجکل مسجد ہے) جبکہ مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔

☆ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں صبح صادق کے قریب پہونچا اور نمازِ فجر مزدلفہ میں ادا کر لی تو اس کا وقوف درست ہو گیا، اس پر کوئی دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔ لیکن قصداً اتنی تاخیر سے مزدلفہ پہونچنا مکروہ ہے۔

☆ اگر کوئی شخص کسی عذر کے بغیر فجر کی نماز سے قبل مزدلفہ سے منی چلا جائے تو اس پر دم واجب ہوگا۔

حج کا تیسرا دن: ۱۰ ذی الحجه

وُقوفِ مزدلفه: مزدلفہ میں' آج کے دن فجر کی نماز ادا کر کے وقوف کریں یعنی کھڑے ہو کر خوب دعائیں مانگیں۔

مزدلفه سے منی روانگی: جب سورج نکلنے کا وقت قریب آجائے تو تلبیہ (لبیک) پڑھتے ہوئے منی روانہ ہوجائیں، مزدلفہ سے منی تقریباً تین یا چار کیلومیٹر ہے، صبح کے وقت' یہ راستہ پیدل بھی آسانی سے طے کیا جاسکتا ہے۔ جب وادی محسر پر پہونچیں تو اس سے تیز چل کر نکل جائیں۔ (مزدلفہ اور منی کے درمیان یہ وہ جگہ ہے جہاں مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے آنے والے ابرہہ بادشاہ کے لشکر پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا)۔

کنکریاں چننا: مزدلفہ سے منی روانگی کے وقت بڑے چنے کے برابر کنکریاں چن لیں لیکن تمام کنکریوں کا مزدلفہ ہی سے اٹھانا ضروری نہیں بلکہ منی سے بھی اٹھا سکتے ہیں۔

☆☆ ۱۳ ذی الحجہ کو بھی کنکریاں مارنے کی صورت میں ۷۰ کنکریاں ورنہ ۴۹ کنکریاں استعمال میں آئیں گی۔

منی پھونچ کر یہ کام کریں: منی پہونچنے کے بعد آج کے دن حاجیوں کو بہت سارے کام کرنے ہوتے ہیں جنہیں ترتیب سے لکھا جارہا ہے۔ آرام کے ساتھ پوری توجہ سے انھیں انجام دیں: (۱) کنکریاں مارنا۔ (۲) قربانی کرنا۔ (۳) بال منڈوانا یا کٹوانا۔ (۴) طواف زیارت اور حج کی سعی کرنا۔

کنکریاں مارنا: منی پہونچ کر سب سے پہلے بڑے اور آخری جمرہ کو سات کنکریاں ماریں، کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمرہ سے تھوڑے فاصلہ پر کھڑے ہوکر داہنے ہاتھ سے سات دفعہ میں سات کنکریاں ماریں، ہر مرتبہ بسم اللہ، اللہ اکبر کہیں۔

﴾وضاحت﴿

☆ ایک دفعہ میں ساتوں کنکریاں مارنے پر ایک ہی شمار ہوگی، لہذا

چھ کنکریاں اور ماریں ورنہ دم لازم ہوگا۔

☆ کنکری کا جمرہ پر لگنا ضروری نہیں بلکہ حوض میں گر جائے تب بھی کافی ہے کیونکہ اصل حوض میں ہی گرنا ہے۔

☆ تلبیہ جو اَب تک برابر پڑھ رہے تھے، بڑے جمرہ کو پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی بند کردیں۔

☆ کنکریاں چنے کے برابر یا اس سے کچھ بڑی ہونی چاہئیں۔ زیادہ بڑی کنکریاں مارنے سے پرہیز کریں۔

☆ پہلے دن صرف بڑے جمرہ (جو مکہ کی طرف ہے) کو کنکریاں ماریں۔

☆ کنکریاں مارتے وقت اگر مکہ مکرمہ آپ کے بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

رمی (کنکریاں مارنے) کا وقت: آج ۱۰ ذی الحجہ کو کنکری مارنے کا مسنون وقت، طلوعِ آفتاب سے زوال تک

ہے اور مغرب تک بغیر کراہت کے کنکریاں ماری جاسکتی ہیں اور غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک (کراہت کے ساتھ) بھی کنکریاں ماری جاسکتی ہیں مگر عورتوں اور کمزور لوگوں کو رات میں بھی کنکریاں مارنا مکروہ نہیں۔

﴿وضاحت﴾ عورتیں اور کمزور لوگ بھیڑ کے اوقات میں کنکریاں نہ ماریں بلکہ زوال کے بعد بھیڑ کم ہونے پر یا رات کو کنکریاں ماریں، کیونکہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا مناسب نہیں، نیز اللہ کی عطا کردہ سہولت اور رخصت پر بھی خوش دلی سے عمل کرنا چاہیے۔

تنبیہ: آج کل بعض خواتین خود جا کر کنکریاں نہیں مارتیں بلکہ ان کے محرم ان کی طرف سے بھی کنکریاں مار دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ بغیر عذرِ شرعی کے کسی دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں ہے، اس سے دم واجب ہوگا۔ ہاں وہ لوگ جو جمرات تک پیدل چل کر جانے کی طاقت نہیں رکھتے یا بہت مریض یا کمزور ہیں تو ایسے لوگوں کی جانب

سے کنکریاں ماری جاسکتی ہیں۔

دوسرے کی طرف سے رمی: دسویں تاریخ کو دوسرے کی طرف سے (رمی) کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنی طرف سے اپنی سات کنکریاں ماریں پھر دوسرے کی طرف سے سات کنکریاں ماریں۔

قربانی: اب آپ کو شکر یۂ حج کی قربانی کرنی ہے جو آج ہی یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا ضروری نہیں بلکہ ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک جس وقت چاہیں کر سکتے ہیں۔

﴿وضاحت﴾

☆ حج کی قربانی کے احکام عیدالاضحیٰ کی قربانی کی طرح ہیں، جو جانور وہاں جائز ہے یہاں بھی جائز ہے اور جس طرح وہاں اونٹ وگائے میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں حج کی قربانی میں بھی شریک ہوسکتے ہیں۔

☆ قربان گاہ ہی میں قربانی کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ منی یا مکہ مکرمہ میں کسی بھی جگہ قربانی کر سکتے ہیں البتہ حدودِ حرم کے اندر کریں۔ یاد رکھیں کہ جدہ حدودِ حرم کے باہر ہے،لہٰذا جدہ میں کی جانے والی قربانی معتبر نہیں ہوگی۔

☆ حج تمتع اور حج قران میں شکریہ حج کی قربانی کرنا واجب ہے۔ حج افراد میں مستحب ہے۔

☆ حج کی قربانی سے گوشت کھانا مسنون ہے گوتھوڑا ہی سہی۔

☆ حاجیوں کے لئے عیدالاضحیٰ کی نماز نہیں ہے۔

مسئلہ: جو حضرات اس وقت مسافر ہیں یعنی پندرہ دن سے کم مدت مکہ مکرمہ میں رہ کر منی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں تو ان پر بقر عید کی قربانی واجب نہیں اور جو حضرات اس وقت مقیم ہیں یعنی مکہ میں پندرہ یا اس سے زیادہ دن رہ کر منی کے لئے روانہ ہوئے ہیں اور صاحبِ نصاب بھی ہیں، ان پر عیدالاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہے

البتہ انھیں اختیار ہے کہ وہ قربانی منیٰ ہی میں کریں یا اپنے وطن میں کرادیں۔ یہ قربانی حج والی قربانی سے علیحدہ ہے۔

شکریۂ حج کی قربانی کا بدل: اگر کسی وجہ سے قربانی نہیں کر سکتے تو کل دس روزے رکھیں: تین روزے مکہ ہی میں ۱۰ ذی الحجہ سے پہلے پہلے اور سات روزے گھر واپس آکر رکھیں۔

بال منڈوانا یا کٹوانا: قربانی سے فارغ ہوکر تمام سر کے بال منڈوادیں یا کٹوادیں البتہ سر منڈوانا افضل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حلق کرانے والوں یعنی بال منڈوانے والوں کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا تین مرتبہ فرمائی ہے اور بال چھوٹے کرانے والوں کے لئے صرف ایک بار۔ عورتیں اپنی چوٹی کا سرا پکڑ کر ایک پورے کے برابر خود بال کاٹ لیں یا کسی محرم سے کٹوالیں۔

﴾وضاحت﴿

☆ سر کے بال کٹوانا منی ہی میں ضروری نہیں بلکہ حدودِ حرم کے اندر کسی بھی جگہ کٹوا سکتے ہیں۔

☆ جب بال کٹوانے کا وقت آ جائے یعنی قربانی وغیرہ سے فارغ ہوجائیں تو احرام کی حالت میں ایک دوسرے کے بال کاٹنا جائز ہے۔

☆ قربانی کی طرح بال کٹوانے یا منڈوانے کو ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک مؤخر کر سکتے ہیں۔

☆ قربانی اور بال منڈوانے سے پہلے نہ احرام کھولیں اور نہ ہی ناخن وغیرہ کاٹیں ورنہ دم لازم ہوجائے گا۔

اہم ہدایت: بڑے جمرہ کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، پھر سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا، یہ تینوں عمل واجب ہیں اور جس ترتیب سے ان کو لکھا گیا ہے اسی ترتیب سے ادا کرنا امام ابوحنیفہ ؒ کی رائے کے

مطابق واجب ہیں، لیکن امام ابوحنیفہؒ کے دونوں مشہور شاگرد اور اکثر فقہاء کے یہاں مسنون ہے، جسکی خلاف ورزی سے دم واجب نہیں ہوتا۔ لہذا حجاج کرام کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو ترتیب کی رعایت کو ملحوظ رکھیں تاہم بھیڑ، موسم کی شدت اور قربان گاہ کی دوری وغیرہ کی وجہ سے اگر یہ تینوں مناسک ترتیب کے خلاف ادا ہوں تو دم واجب نہیں ہوگا۔ (حج وعمرہ۔ قاضی مجاہدالاسلام صاحب)۔۔۔ غرضیکہ رمی اور قربانی میں بدرجہ مجبوری ترتیب قائم نہ ہونے پر انشاء اللہ دم واجب نہیں ہوگا لیکن بال اسی وقت منڈوائیں یا کٹوائیں جب دونوں عمل (رمی اور قربانی) سے فارغ ہو گئے ہوں۔

تنبیہ: رمی (کنکریاں مارنا)، قربانی اور بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد اب آپ کے لئے احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں، غسل کر کے کپڑے پہن لیں، خوشبو بھی لگالیں، البتہ میاں بیوی والے خاص تعلقات طوافِ زیارت کرنے کے بعد ہی حلال ہوں گے۔

طوافِ زیارت اور حج کی سعی

طوافِ زیارت (حج کا طواف) ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک دن رات میں کسی بھی وقت، اوپر ذکر کئے گئے تینوں اعمال سے فراغت کے بعد کرنا زیادہ بہتر ہے، البتہ ان تینوں اعمال یا بعض سے پہلے بھی کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اوپر ذکر کئے گئے تینوں اعمال (کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، سر کے بال کٹوانا) سے فراغت کے بعد طوافِ زیارت عام لباس میں ہوگا ورنہ احرام کی حالت میں۔ عمرہ کے طواف کا طریقہ تفصیل سے لکھا جاچکا ہے اسی کے مطابق طوافِ زیارت (حج کا طواف) کریں۔ دو رکعات نماز پڑھیں۔ اگر ہو سکے تو زمزم کا پانی پی کر دعا مانگیں پھر حجر اسود کا استلام کرکے یا صرف اسکی طرف اشارہ کرکے صفا پر جائیں اور پہلے بتائے گئے طریقہ کے مطابق حج کی سعی کریں۔ ہر مرتبہ صفا مروہ پر کعبہ کی طرف رخ کرکے ہاتھ اٹھا کر دعائیں

مانگیں، خاص طور پر پہلی مرتبہ صفا پر خوب دل لگا کر دعائیں کریں۔

﴿وضاحت﴾

☆ جب آپ طواف زیارت کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جائیں تو طواف زیارت کرنے سے پہلے یا بعد میں مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ میں جانا چاہیں (کوئی چیز رکھنی ہو یا لینی ہو) تو جانے میں کوئی حرج نہیں البتہ رات منیٰ ہی میں گزاریں۔

☆ اگر طواف زیارت ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب کے بعد کریں گے تو طواف ادا ہو جائے گا لیکن دم واجب ہوگا۔

☆ اگر کسی عورت کو ان ایام میں (یعنی ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک) ماہواری آتی رہی تو وہ پاک ہوکر ہی طوافِ زیارت کرے گی، اس پر کوئی دم لازم نہیں ہوگا۔

☆ طوافِ زیارت کسی بھی حال میں معاف نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی دوسرا بدل ہے، نیز جب تک اس کو ادا نہ کیا جائے گا، میاں

بیوی والے خاص تعلقات حرام ہی رہیں گے۔

☆ حج کی سعی کا مسنون وقت ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے مگر اس کے بعد بھی کراہیت کے ساتھ ادا کرسکتے ہیں، اس تاخیر پر کوئی دم لازم نہیں ہوگا۔

☆ اگر حج کی سعی کسی نفلی طواف کے ساتھ منیٰ آنے سے پہلے ہی کر چکے ہیں تو اب دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

منیٰ کو واپسی:

طوافِ زیارت اور حج کی سعی سے فارغ ہوکر منیٰ واپس آجائیں۔ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کی راتیں منیٰ ہی میں گزاریں، منیٰ کے علاوہ کسی دوسری جگہ رات کا اکثر حصہ گزارنا مکروہ ہے۔ اگر آپ کو منیٰ کے بجائے مزدلفہ میں خیمہ ملا ہے، تو قیامِ منیٰ کے دنوں میں مزدلفہ ہی میں اپنے خیموں میں قیام کرسکتے ہیں، اس پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔

وقت کا صحیح استعمال: منی کے قیام کوغنیمت سمجھ کرفضول باتوں میں وقت ضائع نہ کریں بلکہ نمازوں کے اہتمام کے ساتھ' ذکر، قرآن کی تلاوت، دعا، استغفاراور دیگر نیک کاموں میں خود بھی مشغول رہیں اور دوسروں کے پاس بھی جاجا کران کواللہ کی طرف بلائیں اور انھیں آخرت کی فکر دلائیں، نیز راتوں کو اللہ کے سامنے اُمت کے لئے گڑگڑائیں اور روئیں کہ آج امت مسلمہ کا بڑا طبقہ نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کو چھوڑ کر غیروں کے طریقہ پر زندگی گزارنے میں اپنی کامیابی سمجھ رہا ہے، یہاں تک کہ ایمان کے بعد سب سے پہلا اور اہم حکم (نماز) اس کی پابندی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہی وہ میدان ہے جہاں رسول اکرم ﷺ اللہ کے پیغام کو لے کر لوگوں میں پھرا کرتے تھے اور ان کو دین اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ لہذا ان اوقات کو بس یوں ہی نہ گزاردیں بلکہ خود بھی اچھے اعمال کریں اور دوسروں کو بھی دعوت دیتے رہیں۔

حج کا چوتھا اور پانچواں دن
۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ

کنکریاں مارنا: دونوں دن منیٰ میں ٹھہر کر تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے۔

کنکریاں مارنے کا وقت: دونوں دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کا وقت زوال سے غروبِ آفتاب تک ہے، رات میں کراہیت کے ساتھ کنکریاں ماری جاسکتی ہیں، لیکن عورتیں اور معذور لوگ رات میں بھی بلا کراہیت کنکریاں مار سکتے ہیں۔

﴿وضاحت﴾ ان دَونوں دِنوں میں زوال سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں ہے۔ زوال سے پہلے مارنے کی صورت میں دوبارہ زوال کے بعد کنکریاں مارنی ہونگی ورنہ دم لازم ہوگا۔

کنکری مارنے کا طریقہ: سب سے پہلے چھوٹے جمرہ (جو مسجد خیف کی طرف ہے) پر سات کنکریاں سات دفعہ میں

بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ماریں۔ اسکے بعد تھوڑا آگے بڑھ کر دائیں یا بائیں جانب ہو جائیں اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں۔ اس کے بعد بیچ والے جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور بائیں یا دائیں جانب ہو کر خوب دعائیں کریں۔ پھر آخر میں‘ تیسرے اور بڑے جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور بغیر دعا کے اپنے خیموں میں چلے جائیں۔

☆☆☆ اگر قربانی یا بال کٹوانا یا طوافِ زیارت ۱۰ ذی الحجہ کو نہیں کر سکے تو ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ضرور کر لیں۔

منی سے روانگی : ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنے کے بعد آپ منی سے جا سکتے ہیں لیکن سورج غروب ہونے سے پہلے منی سے روانہ ہو جائیں۔

﴿وضاحت﴾

☆ اگر بارہویں کو منیٰ سے جانے کا ارادہ ہے تو سورج غروب ہونے سے پہلے منیٰ سے روانہ ہوجائیں۔غروب آفتاب کے بعد تیرہویں کی کنکریاں مارے بغیر جانا مکروہ ہے گو تیرہویں کی کنکریاں مارنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق واجب نہیں ہے۔لیکن اگر تیرہویں کی صبح صادق منیٰ میں ہوگئی تو تیرہویں کی رمی ضروری ہوجائے گی،اب اگر کنکریاں مارے بغیر جائیں گے تو دم لازم ہوگا۔دیگر علماء کی رائے کے مطابق اگر ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب منیٰ میں ہوگیا تو ۱۳ ذی الحجہ کی کنکریاں مارنا واجب ہوگیا۔

☆ اگر کوئی شخص ۱۲ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ جانے کے لئے بالکل مستعد ہے مگر بھیڑ کی وجہ سے کچھ تاخیر ہوگئی اور سورج غروب ہوگیا تو وہ بغیر کسی کراہیت کے منیٰ سے جاسکتا ہے،اس کے لئے ۱۳ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنا ضروری نہیں ہے۔

حج کا چھٹا دن: ۱۳ ذی الحجہ

اگر آپ ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد منی سے چلے گئے تو آج کے دن منی میں قیام کرنا اور کنکریاں مارنا ضروری نہیں، لیکن اگر آپ ۱۳ ذی الحجہ کو کنکریاں مار کر ہی واپس ہونا چاہتے ہیں جیسا کہ بہتر ہے تو ۱۲ ذی الحجہ کے بعد آنے والی رات کو منی میں قیام کریں اور ۱۳ ذی الحجہ کو تینوں جمرات (شیطان) پر زوال کے بعد ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کی طرح سات سات کنکریاں ماریں اور پھر چلے جائیں۔

﴿وضاحت﴾

☆ تیرھویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے بھی کنکریاں ماری جاسکتی ہیں، مگر بہتر یہی ہے کہ تیرھویں ذی الحجہ کو بھی زوال کے بعد کنکریاں ماریں۔ تیرھویں ذی الحجہ کو صرف سورج کے غروب ہونے تک کنکریاں مار سکتے ہیں۔

دوسرے کی طرف سے کنکریاں مارنا:

گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کو دوسرے کی طرف سے کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہر ایک جمرہ پر اپنی سات کنکریاں ماریں پھر دوسرے کی طرف سے سات کنکریاں ماردیں۔

حج پورا ہوگیا: الحمدللہ آپ کا حج پورا ہوگیا۔ منیٰ سے واپسی کے بعد جتنے دن مکہ میں قیام ہو اسکو غنیمت سمجھیں۔ بازاروں میں گھومنے کے بجائے جتنا ہو سکے نفلی طواف کرتے رہیں، نفلی عمرے کریں، پانچوں وقت کی نماز مسجد حرام میں پڑھیں کیونکہ مسجد حرام کی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ (یعنی مسجد حرام کی ایک نماز پچپن سال چھ ماہ بیس دن کی نمازوں کے برابر ہے)۔ نیز دعا وذکر، تلاوت قرآن اور دیگر نیک کاموں میں خوب وقت لگائیں کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ پھر ایسا موقع ملے یا نہیں۔

طوافِ وَدَاع

جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہوتو رخصتی وآخری طواف کریں۔ طواف کا طریقہ وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا۔ واپسی پر خوب رورو کر دعائیں مانگیں خاص کر اس پاک سرزمین میں بار بار آنے ، گناہوں کی مغفرت، دونوں جہاں کی کامیابی اور حج کے مقبول ومبرور ہونے کی دعائیں کریں۔

﴿وضاحت﴾

☆ طوافِ وداع صرف میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے، جس کے ترک کرنے پر دم لازم ہوگا۔

☆ اگر طوافِ زیارت کے بعد کسی نے کوئی نفلی طواف کیا اور وداع کا طواف کئے بغیر ہی وہ مکہ سے روانہ ہوگیا تو یہ نفلی طواف' طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجائے گا البتہ بہتر ہے کہ روانگی کے

دن رخصت کی نیت سے یہ آخری ی طواف کیا جائے۔

☆ طوافِ وداع کے بعد اگر کچھ وقت مکہ مکرمہ میں رکنا پڑ جائے تو دوبارہ طوافِ وداع کرنا واجب نہیں ہوگا۔

☆ مکہ مکرمہ سے روانگی کے وقت اگر کسی عورت کو ماہواری آنے لگے تو طوافِ وداع اس پر واجب نہیں۔

☆ جو حضرات صرف عمرہ کرنے کے لئے آتے ہیں ان کے لئے طوافِ وداع نہیں ہے۔

☆ طوافِ قدوم یا طوافِ زیارت یا طوافِ وداع کے لئے اس طرح خاص طور پر نیت کرنا شرط نہیں کہ فلاں طواف کرتا ہوں بلکہ ہر طواف کے وقت میں مطلق طواف کی نیت بھی کافی ہوگی۔

☆ اگر آپ حج سے پہلے ہی مدینہ منورہ جا رہے ہیں تو مدینہ منورہ جانے کے لئے طوافِ وداع ضروری نہیں ہے۔

حج قران کا بیان

حج کے مہینوں میں کسی بھی وقت، میقات پر یا میقات سے پہلے غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کے کپڑے پہن لیں (یعنی مرد حضرات سفید تہہ بند باندھ لیں اور سفید چادر اوڑھ لیں، خواتین عام لباس ہی پہن لیں، بس چہرے سے نقاب ہٹا لیں) اور دو رکعات نماز پڑھ لیں، پھر حج و عمرہ دونوں کو ایک ہی احرام سے ادا کرنے کی نیت کر لیں اور تین بار تلبیہ (لبیک..) پڑھیں۔ تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کے لئے کچھ چیزیں حرام ہو گئیں جو صفحہ ۴۷ پر مذکور ہیں۔ مسجد حرام پہونچنے تک تلبیہ کہتے رہیں۔

مکہ مکرمہ پہونچ کر سامان وغیرہ اپنی رہائش گاہ پر رکھ کر اگر آرام کی ضرورت ہو تو تھوڑا آرام فرما لیں ورنہ غسل یا وضو کر کے مسجد حرام کی طرف تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہو جائیں۔ مسجد حرام پہونچ کر مسجد میں داخل ہونے والی دعا پڑھتے ہوئے دایاں قدم رکھ کر مسجد میں

داخل ہو جائیں۔ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑنے پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر کے کوئی بھی دعا مانگیں۔

مسجد حرام میں داخل ہو کر بیت اللہ کا طواف (سات چکر) کریں۔

طواف سے فراغت کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس یا مسجد حرام میں کسی بھی جگہ طواف کی دو رکعات ادا کریں۔ پھر قبلہ رخ ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب سیر ہو کر زمزم کا پانی پئیں۔

طواف سے فراغت کے بعد صفا کی طرف چلے جائیں۔ صفا پہاڑی پر تھوڑا سا چڑھ کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں، پھر صفا مروہ کی سعی کریں، سعی کی ابتدا صفا سے اور انتہا مروہ پر ہوتی ہے۔ طواف اور سعی کے دوران چلتے چلتے آواز بلند کئے بغیر دعائیں کرتے رہیں۔ یہ طواف اور سعی عمرہ کی ہے۔ طواف اور سعی یعنی عمرہ سے فراغت کے بعد احرام ہی کی حالت میں رہیں، نہ بال کٹوائیں اور نہ ہی احرام کھولیں۔ اس کے بعد احرام ہی کی

حالت میں اگر طواف قدوم (سنت) کرنا چاہیں تو کرلیں۔
طوافِ قدوم کے بعد اگر حج کی سعی بھی کرنے کا ارادہ ہو تو طوافِ قدوم میں اضطباع اور رمل کریں۔ پھر طوافِ قدوم سے فارغ ہو کر حج کی سعی کرلیں۔ اگر حج کی سعی، منیٰ جانے سے پہلے کرلیں گے تو پھر طوافِ زیارت کے ساتھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۸ ذی الحجہ تک احرام ہی کی حالت میں رہیں، ممنوعات احرام سے بچتے رہیں۔ نفلی طواف کرتے رہیں البتہ عمرے نہ کریں۔
۸ ذی الحجہ کو احرام ہی کی حالت میں منیٰ چلے جائیں اور ۸ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کریں، پھر ۹ ذی الحجہ کی صبح عرفات روانہ ہو جائیں۔
عرفات میں ظہر وعصر کی نمازیں ادا فرمائیں، نیز سورج کے غروب ہونے تک دعاؤں میں مشغول رہیں، دنیاوی باتوں میں مشغول نہ ہوں کیونکہ یہی حج کا سب سے اہم اور بنیادی رکن ہے۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر، تلبیہ پڑھتے

ہوئے مزدلفہ روانہ ہوجائیں، مزدلفہ پہونچ کر عشا کے وقت میں مغرب اور عشا کی نمازیں ادا کریں، رات مزدلفہ میں گزار کر فجر کی نماز ادا کریں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہوکر خوب دعائیں کریں، یہی مزدلفہ کا وقوف ہے جو واجب ہے۔ پھر منی آکر سب سے پہلے بڑے جمرے پر سات کنکریاں سات دفعہ میں ماریں اور قربانی کریں پھر سر کے بال منڈوائیں یا کٹوادیں۔ سر کے بال کٹوا کر احرام اتار دیں اور مکہ مکرمہ جاکر طواف زیارت کریں اور منی واپس آجائیں۔

۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو منی میں قیام کر کے زوال کے بعد تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں ماریں۔ ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد منی سے جاسکتے ہیں مگر سورج کے غروب ہونے سے پہلے روانہ ہوجائیں ورنہ ۱۳ ذی الحجہ کو بھی رمی کریں۔ واپسی کے وقت طواف وداع کریں جو میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے۔

حجِ افراد کا بیان

حج کے مہینوں میں (یعنی شوال کی پہلی تاریخ سے لے کر نویں ذی الحجہ تک کسی وقت' دن یا رات میں) میقات پر یا میقات سے پہلے غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کے کپڑے پہن لیں (یعنی مرد حضرات سفید تہبند باندھ لیں اور سفید چادر اوڑھ لیں، خواتین عام لباس ہی پہن لیں، بس چہرے سے نقاب ہٹا لیں) اور دو رکعات نماز پڑھ لیں (پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے)، پھر صرف حج کی نیت کریں اور تین بار تلبیہ (لبیک اللھم لبیک....) پڑھیں۔ تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کے لئے کچھ چیزیں حرام ہو گئیں جو صفحہ ۴۷ پر مذکور ہیں۔ مسجد حرام پہونچنے تک تلبیہ کہتے رہیں۔

مکرمہ مکرمہ پہونچ کر سامان وغیرہ اپنی رہائش گاہ پر رکھ کر اگر آرام کی ضرورت ہو تو تھوڑا آرام فرمالیں ورنہ غسل یا وضو کر کے مسجد حرام

کی طرف تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہو جائیں۔ مسجد حرام پہونچ کر، مسجد میں داخل ہونے والی دعا پڑھتے ہوئے دایاں قدم رکھ کر مسجد حرام میں داخل ہو جائیں۔ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑنے پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر کے کوئی بھی دعا مانگیں۔

مسجد حرام پہونچ کر طواف قدوم کریں جو سنت ہے، پھر ۸ ذی الحجہ تک احرام ہی کی حالت میں رہیں، ممنوعاتِ احرام سے بچتے رہیں، نفلی طواف کرتے رہیں البتہ عمرے نہ کریں۔ نیز کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

۸ ذی الحجہ کو منیٰ جا کر وہاں قیام کریں، پھر ۹ ذی الحجہ کی صبح، عرفات روانہ ہو جائیں۔ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں، نیز سورج کے غروب ہونے تک دعاؤں میں مشغول رہیں، دنیاوی باتوں میں نہ لگیں کیونکہ یہی حج کا سب سے اہم اور بنیادی رکن ہے۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر

تلبیہ پڑھتے ہوئے مزدلفہ روانہ ہوجائیں، مزدلفہ پہونچ کر عشا کے
وقت میں مغرب اور عشا کی نمازیں ادا کریں، رات مزدلفہ میں
گزار کر فجر کی نماز ادا کریں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہوکر خوب
دعائیں کریں، یہی مزدلفہ کا وقوف ہے جو واجب ہے۔ پھر منیٰ آ کر
سب سے پہلے بڑے جمرے پر سات کنکریاں سات دفعہ میں
ماریں اور اگر قربانی کرنا چاہیں تو قربانی کریں پھر سر کے بال
منڈوائیں یا کٹوادیں۔ سر کے بال کٹوا کر احرام اتار دیں اور مکہ
جا کر طواف زیارت کریں اور منیٰ واپس آجائیں۔ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ
کو منیٰ میں قیام کر کے زوال کے بعد تینوں جمروں پر سات سات
کنکریاں ماریں۔ ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ سے
جاسکتے ہیں مگر سورج کے غروب ہونے سے پہلے روانہ ہوجائیں
ورنہ ۱۳ ذی الحجہ کو بھی کنکریاں ماریں۔ واپسی کے وقت طواف وداع
کریں جو میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے۔

﴿وضاحت﴾

☆ اگر حج کی سعی منی جانے سے پہلے ہی کرنا چاہتے ہیں تو طوافِ قدوم میں رمل اور اضطباع بھی کریں، اسکے بعد حج کی سعی کر لیں۔ کسی نفلی طواف کے بعد بھی حج کی سعی' منی جانے سے پہلے کر سکتے ہیں، لیکن حج افراد کرنے والے کے لئے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد ہی کرنا افضل و بہتر ہے۔

☆ اگر حج افراد کا ارادہ ہو تو حج کے ساتھ عمرہ کی نیت نہ کریں کیونکہ حج افراد میں عمرہ نہیں کر سکتے۔ البتہ حج سے فارغ ہو کر نفلی عمرے کر سکتے ہیں۔

خواتین کے خصوصی مسائل

☆ عورت اگر خود مالدار ہے تو اس پر حج فرض ہے ورنہ نہیں۔

☆عورت بغیر مَحرم یا شوہر کے حج کا سفر یا کوئی دوسرا سفر نہیں کر سکتی، اگر کوئی عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کر لے تو اسکا حج تو ادا ہو جائے گا لیکن ایسا کرنے میں بڑا گناہ ہے۔ مَحرم وہ شخص ہے جس کے ساتھ اس کا نکاح حرام ہو جیسے باپ، بیٹا، بھائی، حقیقی ماموں اور حقیقی چچا وغیرہ۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی مرد کسی (نا محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور ہرگز کوئی عورت سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا نام فلاں جہاد کی شرکت کے سلسلہ میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے کے لئے نکل چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ (بخاری و مسلم)

☆ احرام باندھنے کے وقت ماہواری آرہی ہوتو احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کریں یا صرف وضو کریں نماز نہ پڑھیں، چہرہ سے کپڑا ہٹا کر نیت کریں اور تین بار آہستہ سے تلبیہ پڑھیں۔

☆ عورتیں احرام میں عام سلے ہوئے کپڑے پہنیں ان کے احرام کے لئے کوئی خاص رنگ مخصوص نہیں، بس زیادہ چمکیلے کپڑے نہ پہنیں نیز کپڑوں کو تبدیل بھی کرسکتی ہیں۔

☆ عورتیں اس پورے سفر کے دوران پردہ کا اہتمام کریں۔ یہ جو مشہور ہے کہ حج وعمرہ میں پردہ نہیں ہے، غلط ہے۔ حکم یہ ہے کہ عورت احرام کی حالت میں چہرہ پر کپڑا نہ لگنے دے۔ اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ وہ نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم حالت احرام میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، گزرنے والے جب اپنی سواریوں پر گزرتے تھے تو ہم اپنی چادر کو اپنے سر سے آگے بڑھا کر چہرہ پر لٹکا لیتے تھے،

جب وہ آگے بڑھ جاتے تو چہرہ کھول دیتے تھے۔ (مشکوۃ)

☆ عورتوں کا سر پر سفید رومال باندھنے کو احرام سمجھنا غلط ہے، صرف بالوں کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھنے کے لئے سر پر رومال باندھ لیں تو کوئی حرج نہیں لیکن پیشانی کے اوپر سر پر باندھیں اور اس کو احرام کا جزء نہ سمجھیں، نیز وضو کے وقت رومال کھول کر کم از کم چوتھائی سر پر مسح کرنا فرض ہے اور پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے، لہذا وضو کے وقت خاص طور پر یہ سفید رومال سر سے کھول کر سر پر ضرور مسح کریں۔

☆ اگر کوئی عورت ایسے وقت میں مکہ مکرمہ پہونچی کہ اس کو ماہواری آرہی ہے تو وہ پاک ہونے تک انتظار کرے، پاک ہونے کے بعد ہی مسجد حرام جائے۔ اگر ۸ ذی الحجہ تک بھی پاک نہ ہوسکی تو احرام ہی کی حالت میں طواف وغیرہ کئے بغیر منی جا کر حج کے سارے اعمال کرے۔

☆ اگر کسی عورت نے حج قران یا حج تمتع کا احرام باندھا مگر ماہواری کی وجہ سے ۸ ذی الحجہ تک عمرہ نہ کرسکی اور ۸ ذی الحجہ کو احرام ہی کی حالت میں منیٰ جا کر حاجیوں کی طرح سارے اعمال ادا کر لئے تو حج صحیح ہو جائے گا، لیکن دم اور عمرہ کی قضا واجب ہونے یا نہ ہونے کے متعلق علماء کی آراء مختلف ہیں۔ مگر احتیاط یہی ہے کہ حج سے فراغت کے بعد عمرہ کی قضا کر لے اور بطور دم ایک قربانی بھی دیدے، اگر چہ یہ قربانی زندگی میں کسی بھی وقت دیجا سکتی ہے۔

☆ ماہواری کی حالت میں صرف طواف کرنے کی اجازت نہیں ہے باقی سارے اعمال ادا کئے جائیں گے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ (حجۃ الوداع والے سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے چلے۔ ہماری زبانوں پر بس حج ہی کا ذکر تھا یہاں تک کہ جب (مکہ کے قریب) مقامِ سرف پر پہونچے تو میرے وہ دن شروع ہو گئے جو عورتوں کو ہر مہینے آتے ہیں۔ رسول

اللہ ﷺ (خیمہ میں) تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ میں بیٹھی رو رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تمہارے ماہواری کے ایام شروع ہو گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ہاں یہی بات ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (رونے کی کیا بات ہے) یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں (یعنی سب عورتوں) کے ساتھ لازم کردی ہے۔ تم وہ سارے اعمال کرتی رہو جو حاجیوں کو کرنے ہیں سوائے اسکے کہ خانہ کعبہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک کہ اس سے پاک وصاف نہ ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

☆ ماہواری کی حالت میں نماز پڑھنا، قرآن کو چھونا یا اس کی تلاوت کرنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا بالکل ناجائز ہے، البتہ صفا و مروہ کی سعی کرنا جائز ہے۔

☆ عورتیں ماہواری کی حالت میں ذکر واذکار جاری رکھ سکتی ہیں بلکہ ان کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے ذکر میں

مشغول رکھیں، نیز دعائیں بھی کرتی رہیں۔

☆ اگر کسی عورت کو طواف کے دوران حیض آجائے تو فوراً طواف بند کردے اور مسجد سے باہر چلی جائے۔

☆ خواتین طواف میں رمل (اکڑ کر چلنا) نہ کریں، یہ صرف مردوں کے لئے خاص ہے۔

☆ ہجوم ہونے کی صورت میں خواتین حجر اسود کا بوسہ لینے کی کوشش نہ کریں، بس دور سے اشارہ کرنے پر اکتفا کریں۔ اسی طرح ہجوم ہونے کی صورت میں رکن یمانی کو بھی نہ چھوئیں۔

☆ حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ لوگوں سے بچ بچ کر طواف کررہی تھیں کہ ایک عورت نے کہا کہ چلئے ام المؤمنین بوسہ لے لیں تو حضرت عائشہ ؓ نے انکار فرمادیا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک خاتون حضرت عائشہ ؓ کے ہمراہ طواف کررہی تھیں، حجر اسود کے پاس پہونچ کر کہنے لگیں: اماں عائشہ ؓ! کیا آپ بوسہ نہیں

لیں گی؟ آپ نے فرمایا: عورتوں کے لئے کوئی ضروری نہیں، چلو آگے بڑھو۔ (بخاری۔کتاب الحج)

☆ مقام ابراہیم کے آس پاس مردوں کا ہجوم ہوتو خواتین وہاں طواف کی دو رکعات نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ مسجد حرام میں کسی بھی جگہ پڑھ لیں۔

☆ خواتین سعی میں سبز ستونوں (جہاں ہری ٹیوب لائٹیں لگی ہوئی ہیں) کے درمیان مردوں کی طرح دوڑ کر نہ چلیں۔

☆ طواف اور سعی کے دوران مردوں سے حتی الامکان دور رہیں، اگر مسجد حرام میں نماز پڑھنی ہوتو اپنے مخصوص حصہ میں ہی ادا کریں، مردوں کے ساتھ صفوں میں کھڑی نہ ہوں۔

☆ ایامِ حج کے قریب جب ہجوم بہت زیادہ ہوجاتا ہے تو خواتین ایسے وقت میں طواف کریں کہ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے طواف سے فارغ ہوجائیں۔

☆ عورتیں بھی اپنے والدین اور متعلقین کی طرف سے نفلی عمرے کرسکتی ہیں۔

☆ تلبیہ ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔

☆ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے قیام کے دوران ہر نماز کو اپنے قیام گاہ ہی میں پڑھیں۔

☆ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عرفات کا پورا میدان وقوف کی جگہ ہے اسلئے اپنے ہی خیموں میں رہیں اور کھڑے ہوکر قبلہ رخ ہوکر خوب دعائیں مانگیں۔ تھکنے پر بیٹھ کر بھی اپنے آپ کو دعاؤں اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھیں۔ دنیاوی باتیں ہرگز نہ کریں۔

☆ مزدلفہ پہونچ کر عشا کے وقت میں مغرب اور عشا دونوں نمازیں ملا کر ادا کریں خواہ جماعت کے ساتھ پڑھیں یا علیحدہ۔

☆ ہجوم کے اوقات میں کنکریاں مارنے ہرگز نہ جائیں (عورتیں رات میں بھی بغیر کراہت کے کنکریاں مار سکتی ہیں)۔

☆ معمولی معمولی عذر کی وجہ سے دوسروں سے رمی (کنکریاں مارنا) نہ کرائیں بلکہ ہجوم کے بعد خود کنکریاں ماریں۔ بلاشرعی عذر کے دوسرے سے رمی کرانے پر دم لازم ہوگا۔

☆ طوافِ زیارت ایامِ حیض میں ہرگز نہ کریں، ورنہ ایک بدنہ یعنی پورا اونٹ یا پوری گائے ذبح کرنا واجب ہوگا۔

☆ ماہواری کی حالت میں اگر طوافِ زیارت کیا، مگر پھر پاک ہوکر دوبارہ کرلیا تو بدنہ یعنی پورے اونٹ یا پوری گائے کی قربانی واجب نہیں ہوگی۔

☆ طوافِ زیارت (حج کا طواف) کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔ ان ایام میں اگر کسی عورت کو ماہواری آتی رہی تو وہ طوافِ زیارت نہ کرے بلکہ پاک ہونے کے بعد ہی کرے (اس تاخیر کی وجہ سے کوئی دم واجب نہیں ہوگا)۔ البتہ طوافِ زیارت کیئے بغیر کوئی عورت اپنے وطن واپس نہیں

جاسکتی، اگر واپس چلی گئی تو عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا اور شوہر کے
ساتھ صحبت کرنا اور بوس و کنار حرام رہے گا یہاں تک کہ دوبارہ
حاضر ہوکر طوافِ زیارت کرے۔ لہذا طوافِ زیارت کیئے بغیر کوئی
عورت گھر واپس نہ جائے۔

اہم ہدایت: اگر طوافِ زیارت سے قبل کسی عورت کو ماہواری
آجائے اور اسکے طے شدہ پروگرام کے مطابق اسکی گنجائش نہ ہو کہ
وہ پاک ہوکر طوافِ زیارت کر سکے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر
طرح کی کوشش کرے کہ اسکے سفر کی تاریخ آگے بڑھ سکے تا کہ وہ
پاک ہوکر طوافِ زیارت ادا کرنے کے بعد اپنے گھر واپس
جاسکے (عموماً معلم حضرات ایسے موقع پر تاریخ بڑھا دیتے ہیں)،
لیکن اگر ایسی ساری ہی کوششیں ناکام ہوجائیں اور پاک ہونے
سے پہلے اسکا سفر ضروری ہوجائے تو ایسی صورت میں ناپاکی کی
حالت میں وہ طوافِ زیارت کرسکتی ہے۔ یہ طوافِ زیارت شرعاً

معتبر ہوگا اور وہ پورے طور پر حلال ہوجائیگی لیکن اس پر ایک بدنہ (یعنی پورا اونٹ یا پوری گائے) کی قربانی بطورِ دم حدودِ حرم میں لازم ہوگی (یہ دم اسی وقت دینا ضروری نہیں بلکہ زندگی میں جب چاہے دیدے)۔(حج وعمرہ مرتب: قاضی مجاہدالاسلام)۔

☆ طوافِ زیارت اور حج کی سعی کرنے تک شوہر کے ساتھ جنسی تعلقات سے بالکل دور رہیں۔

☆ اگر کوئی خاتون اپنی عادت یا آثار وعلامت سے جانتی ہے کہ عنقریب حیض شروع ہونے والا ہے اور حیض آنے میں اتنا وقت ہے کہ وہ مکہ جا کر طوافِ زیارت کرسکتی ہے تو فوراً کر لے، تاخیر نہ کرے۔ اور اگر اتنا وقت بھی نہیں کہ طواف کر سکے تو پھر پاک ہونے تک انتظار کرے۔ طوافِ زیارت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک رمی، قربانی اور بال کٹوانے سے پہلے یا بعد میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ مکہ سے روانگی کے وقت اگر کسی عورت کو ماہواری آنے لگے تو طوافِ وداع اس پر واجب نہیں۔ طوافِ وداع کئے بغیر وہ اپنے وطن جاسکتی ہے۔

☆ جو مسائل ماہواری کے بیان کئے گئے ہیں وہی بچہ کی پیدائش کے بعد آنے والے خون کے ہیں، یعنی اس حالت میں بھی خواتین طواف نہیں کرسکتیں، البتہ طواف کے علاوہ سارے اعمال حاجیوں کی طرح ادا کریں گی۔

☆ اگر کسی عورت کو بیماری کا خون آرہا ہے تو وہ نماز بھی ادا کرے گی اور طواف بھی کرسکتی ہے، اسکی صورت یہ ہے کہ ایک نماز کے وقت میں وضو کرے اور پھر اس وضو سے اس نماز کے وقت میں جتنے چاہے طواف کرے اور جتنی چاہے نمازیں پڑھے۔ دوسری نماز کا وقت داخل ہونے پر دوبارہ وضو کرے۔ اگر طواف مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسری نماز کا وقت داخل ہوجائے تو وضو کرکے طواف

مکمل کرے۔

☆ بعض خواتین کو حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت یا ان کو ادا کرنے کے دوران ماہواری آجاتی ہے جس کی وجہ سے حج وعمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے اور بعض مرتبہ قیام کی مدت مختصر ہونے کی وجہ سے سخت دشواری لاحق ہوجاتی ہے۔اس لئے جن خواتین کو حج یا عمرہ ادا کرنے کے دوران ماہواری آنے کا اندیشہ ہو،ان کے لئے مشورہ یہ ہے کہ وہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے اپنے مزاج وصحت کے مطابق عارضی طور پر ماہواری روکنے والی دوا تجویز کرالیں اور استعمال کریں تاکہ حج وعمرہ کے ارکان ادا کرنے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے۔شرعی لحاظ سے ایسی دوائیں استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

☆ حرمین میں تقریباً ہر نماز کے بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے، خواتین بھی اس میں شریک ہوسکتی ہیں۔

بچے کا حج

☆ اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہے تو خود غسل کر کے احرام باندھے اور مثل بالغ کے سب افعال کرے اور اگر ناسمجھ اور چھوٹا بچہ ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے احرام باندھے یعنی سلے ہوئے کپڑے اتار کر اس کو ایک چادر میں لپٹ دے اور نیت کرے کہ میں اس بچہ کو مُحرِم بناتا ہوں۔

☆ چھوٹے بچے کو حالت احرام میں Pamper پہنا سکتے ہیں۔

☆ جو بچہ تلبیہ خود پڑھ سکتا ہے خود پڑھے ورنہ ولی اپنی طرف سے پڑھنے کے بعد اس کی طرف سے پڑھ دے۔

☆ سمجھدار بچہ کو بغیر وضو کے طواف نہ کرائیں۔

☆ سمجھدار بچہ خود طواف اور سعی کرے، ناسمجھ کو ولی گود میں لے کر طواف اور سعی کرائے۔ ضرورت پڑنے پر سمجھدار بچہ کو بھی گود میں لے کر طواف کر سکتے ہیں۔

☆ بچہ جو افعال خود کر سکتا ہے خود کرے اور اگر خود نہ کر سکے تو اس کا ولی کر دے، اگر کوئی عمل رہ جائے تو کوئی دم وغیرہ واجب نہیں۔

☆ ولی کو چاہئے کہ بچے کو ممنوعاتِ احرام سے بچائے لیکن اگر کوئی فعلِ ممنوع بچہ کر لے تو اسکی جزا (یعنی دم وغیرہ) واجب نہ ہوگی، نہ بچہ پر اور نہ اس کے ولی پر۔

☆ بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا، اگر تمام افعال چھوڑ دے یا بعض چھوڑ دے تو اس پر کوئی جزا یا قضا واجب نہیں۔ نیز بچہ پر قربانی واجب نہیں، چاہے تمتع یا قران کا احرام ہی کیوں نہ باندھا ہو۔

☆ بچوں کو حج کروانے میں والدین کو بھی ثواب ملتا ہے۔

☆ بچہ کے ساتھ حج کا کوئی عمل بھیڑ کے وقت میں ادا نہ کریں۔

☆ بچہ پر حج فرض نہیں ہوتا ہے اس لئے یہ حج، نفلی حج ہوگا۔

حجِ بدل کا مختصر بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (حج بدل میں) ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں، ایک مرحوم (جس کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہے)، دوسرا حج کرنے والا اور تیسرا وہ شخص جو حج کو بھیج رہا ہو۔ (الترغیب والترھیب)

جس شخص پر حج فرض ہوگیا اور ادا کرنے کا وقت بھی ملا لیکن ادا نہیں کیا اور بعد میں کسی عذر کی وجہ سے ادا کرنے پر قدرت نہ رہی تو اس پر کسی دوسرے سے حج کروانا فرض ہے خواہ اپنی زندگی میں کرائے یا مرنے کے بعد حج کرانے کی وصیت کر جائے۔

حج بدل کے شرائط: حج فرض دوسرے سے کرانے کے لئے بہت سی شرطیں ہیں جن میں سے بعض اہم شرطیں یہ ہیں:

۱) جو شخص اپنا حج فرض کروانا چاہتا ہے اس پر حج کا فرض ہونا۔

۲) حج، فرض ہونے کے بعد خود حج کرنے سے کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے عاجز ہونا۔

۳) مصارف سفر میں حج کروانے والے کا روپیہ صرف ہونا۔

۴) جس کی جانب سے حج ادا کیا جارہا ہے صرف اسی کی جانب سے حج کا احرام باندھنا۔

۵) حج بدل کرنے والا پہلے اپنا حج ادا کرچکا ہو۔

نفلی حج بدل: اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی زندہ زیادہ بیمار یا بہت بوڑھے یا مردہ عزیز واقارب کی طرف سے حج بدل (نفلی) کرنا چاہتا ہے یا کسی سے کروانا چاہتا ہے، جس سے ثواب پہونچانا مقصود ہو تو اس طرح حج بدل نفلی کرنا صحیح ہے۔

__نوٹ:__ حج بدل کرنے والے کے لئے حج افراد ہی بہتر ہے، اگرچہ حج قران بھی جائز ہے اور حج کروانے والے کی اجازت سے حج تمتع بھی کرسکتا ہے۔

حج بدل کے متعلق چند مسائل:

☆ صاحب استطاعت شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہوجائے اور اس کے ورثاء اس کی طرف سے حج ادا کریں تو فوت ہونے والے شخص کا فرض ادا ہوجائے گا، انشاءاللہ۔

☆ حج کی نذر ماننے والا شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہوجائے اور اس کے ورثاء اس کی طرف سے حج ادا کریں تو مرنے والے کی نذر پوری ہوجائیگی، انشاءاللہ۔

☆ اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی دوسرے زندہ یا متوفی شخص کی طرف سے نفلی حج ادا کرے تو اس کا اجروثواب کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا دونوں کو ملے گا (انشاءاللہ)۔

☆ عورت، مرد کی طرف سے بھی حج بدل کرسکتی ہے مگر محرم یا شوہر ساتھ ہو۔ نیز مرد، عورت کی طرف سے بھی حج بدل کرسکتا ہے۔

جنایت کا بیان

ہراس فعل کاارتکاب جنایت ہے جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو۔ احرام کی جنایات یہ ہیں:

(۱) خوشبو استعمال کرنا۔ (۲) مرد کا سلا ہوا کپڑا پہننا۔ (۳) مرد کو سر یا چہرہ ڈھانکنا اور عورت کو صرف چہرہ ڈھانکنا۔ (۴) جسم سے بال دور کرنا۔ (۵) ناخن کاٹنا۔ (۶) میاں بیوی کا صحبت کرنا۔ (۷) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔ (۸) واجباتِ حج میں سے کسی کو ترک کرنا۔

حرم کی جنایات دو ہیں:

(۱) حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہونچانا۔

(۲) حرم میں خود اُگے ہوئے درخت یا گھاس کاٹنا۔

جنایت کا ارتکاب ہونے پر تفصیلات کے لئے مفتیان کرام وعلماء کرام سے رجوع کریں۔

حجاج کرام کی بعض غلطیاں

☆ حج کے اخراجات میں حرام مال کا استعمال کرنا۔

☆ حج کے سفر سے قبل حج کے مسائل دریافت نہ کرنا۔

☆ اپنی طرف سے حج کئے بغیر دوسرے کی جانب سے حج کرنا۔

☆ سفر حج کے دوران نمازوں کا اہتمام نہ کرنا۔

☆ حج کے اس سفر کے دوران لڑنا، جھگڑنا حتی کہ کسی پر غصہ ہونا۔

☆ بڑی غلطیوں میں سے ایک بغیر احرام کے میقات سے آگے بڑھ جانا ہے، لہذا ہوائی جہاز پر سوار ہونے والے حضرات ایر پورٹ پر ہی احرام باندھ لیں یا احرام لے کر ہوائی جہاز میں سوار ہو جائیں اور میقات سے پہلے پہلے باندھ لیں۔

☆ بعض حضرات شروع ہی سے اضطباع (یعنی داہنی بغل کے نیچے سے احرام کی چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا) کرتے ہیں، یہ غلط ہے بلکہ صرف طواف کے دوران اضطباع کرنا سنت ہے۔

نماز کے دوران اضطباع کرنا مکروہ ہے،لہذا دونوں بازو ڈھاک کر ہی نماز پڑھیں۔

☆ بعض حجاجِ کرام حجرِاسود کا بوسہ لینے کے لئے دیگر حضرات کو تکلیف دیتے ہیں حالانکہ بوسہ لینا صرف سنت ہے جبکہ دوسروں کو تکلیف پہونچانا حرام ہے۔

☆ حجرِاسود کا استلام کرنے کے وقت کے علاوہ' طواف کرتے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف چہرہ یا پشت کرنا بہتر نہیں ہے۔

☆ بعض حضرات حجرِاسود کے علاوہ خانہ کعبہ کے دیگر حصہ کا بھی بوسہ لیتے ہیں اور چھوتے ہیں' جو غلط ہے بلکہ بوسہ صرف حجرِاسود یا خانہ کعبہ کے دروازے کا لیا جاتا ہے۔رکنِ یمانی اور حجرِاسود کے علاوہ کعبہ کے کسی حصہ کو بھی طواف کے دوران نہ چھوئیں، البتہ طواف اور نماز سے فراغت کے بعد ملتزم پر جا کر اس سے چمٹ کر دعائیں مانگنا حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

☆ رکن یمانی کا بوسہ لینا یا دور سے اسکی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا غلط ہے، بلکہ طواف کے دوران اس کو صرف ہاتھ لگانے کا حکم ہے وہ بھی اگر سہولت سے کسی کو تکلیف دیئے بغیر ممکن ہو۔

☆ مقام ابراہیم کا بوسہ لینا غلط ہے۔

☆ بعض حضرات طواف کے دوران حجر اسود کے سامنے دیر تک کھڑے رہتے ہیں، ایسا کرنا غلط ہے کیونکہ اس سے طواف کرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے، صرف تھوڑا رک کر اشارہ کریں اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر آگے بڑھ جائیں۔

☆ بعض حجاج کرام طواف کے دوران اگر غلطی سے حجر اسود کے سامنے سے اشارہ کیئے بغیر گزر جائیں تو وہ حجر اسود کے سامنے دوبارہ واپس آنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں جس سے طواف کرنے والوں کو بے حد پریشانی ہوتی ہے، اس لئے اگر کبھی ایسا ہو جائے اور بھیڑ زیادہ ہو تو دوبارہ واپس آنے کی کوشش نہ کریں

کیونکہ طواف کے دوران حجر اسود کا بوسہ لینا یا اس کی طرف اشارہ کرنا سنت ہے واجب نہیں۔

☆ طواف اور سعی کے ہر چکر کے لئے مخصوص دعا کو ضروری سمجھنا غلط ہے، بلکہ جو چاہیں اور جس زبان میں چاہیں دعا کریں۔

☆ طواف اور سعی کے دوران چند حضرات کا آواز کے ساتھ دعا کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے دوسرے طواف اور سعی کرنے والوں کی دعاؤں میں خلل پڑتا ہے۔

☆ بعض حضرات کو جب طواف یا سعی کے چکروں میں شک ہو جاتا ہے تو وہ دوبارہ طواف یا سعی کرتے ہیں، یہ غلط ہے بلکہ کم عدد تسلیم کر کے باقی طواف یا سعی کے چکر پورے کریں۔

☆ صفا و مروہ پر پہونچ کر خانہ کعبہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا غلط ہے بلکہ دعا کی طرح دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں۔

☆ بعض حجاجِ کرام عرفات میں جبلِ رحمت پر چڑھ کر دعائیں

مانگتے ہیں، حالانکہ پہاڑ پر چڑھنے کی کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ اس کے نیچے یا عرفات کے میدان میں کسی بھی جگہ کھڑے ہوکر کعبہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں۔

☆ عرفات میں جبلِ رحمت کی طرف رخ کر کے اور کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے دعائیں مانگنا غلط ہے بلکہ دعا کے وقت کعبہ کی طرف رخ کریں خواہ جبلِ رحمت آپ کے پیچھے ہو یا آگے۔

☆ عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے راستہ میں صرف مغرب یا مغرب اور عشا دونوں کا پڑھنا صحیح نہیں ہے، بلکہ مزدلفہ پہونچ کر ہی عشا کے وقت میں دونوں نمازیں ادا کریں۔

☆ مزدلفہ پہونچ کر مغرب اور عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے ہی کنکریاں اٹھانا صحیح نہیں ہے، بلکہ مزدلفہ پہونچ کر سب سے پہلے عشا کے وقت میں دونوں نمازیں ادا کریں۔

☆ بہت سے حجاج کرام مزدلفہ میں ۱۰ ذی الحجہ کی فجر کی نماز پڑھنے

میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں اور قبلہ رخ ہونے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے جس سے نماز نہیں ہوتی۔ لہذا فجر کی نماز' وقت داخل ہونے کے بعد ہی پڑھیں نیز قبلہ کا رخ' واقف حضرات سے معلوم کریں، واقف حضرات کی عدم موجودگی میں قبلہ کی تعیین کے لئے غور و فکر کریں۔

☆ مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد عرفات کے میدان کی طرح ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر خوب دعائیں مانگی جاتی ہیں، مگر اکثر حجاج کرام اس اہم وقت کے وقوف یعنی دعائیں کرنے کو چھوڑ دیتے ہیں۔

☆ بعض حضرات وقت سے پہلے ہی کنکریاں مارنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ رمی کے اوقات سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں ہے۔

☆ بعض لوگ کنکریاں مارتے وقت یہ سمجھتے ہیں کہ اس جگہ شیطان ہے اس لئے کبھی کبھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ جوتا وغیرہ بھی مار دیتے ہیں۔ اسکی کوئی حقیقت نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں ماری جاتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اللہ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کیلیئے لے جارہے تھے تو شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انہیں تین مقامات پر بہکانے کی کوشش کی تھی اور حضرت ابراہیم نے ان تینوں مقامات پر شیطان کو کنکریاں ماری تھیں۔

☆ بعض خواتین صرف بھیڑ کی وجہ سے خود رمی نہیں کرتیں بلکہ ان کے محرم ان کی طرف سے بھی کنکریاں مار دیتے ہیں، اس پر دم واجب ہوگا کیونکہ صرف بھیڑ عذر شرعی نہیں ہے اور بلا عذرِ شرعی کسی دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں ہے۔

☆ بعض حضرات پہلے جمرہ اور بیچ والے جمرہ پر کنکریاں مارنے کے بعد دعائیں نہیں کرتے، یہ سنت کے خلاف ہے لہذا پہلے اور بیچ والے جمرہ پر کنکریاں مار کر ذرا دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر خوب دعائیں کریں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔

حج میں دعائیں

حج کے دوران، چند مقامات ایسے آتے ہیں جہاں قبلہ رخ کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں مانگی جاتی ہیں:

(۱) سعی کے دوران صفا ومروہ پہاڑی پر۔ (۲) عرفات کے میدان میں ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک۔
(۳) مزدلفہ میں ۱۰ ذی الحجہ کو نماز فجر کے بعد سے کچھ دیر تک۔
(۴) ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکریاں مارنے کے بعد ذرا دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر۔

☆ مندرجہ ذیل مقامات پر بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس لئے ان مقامات پر بھی دعائیں مانگنے کا اہتمام رکھیں:

(۱) خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت۔ (۲) طواف اور سعی کرتے وقت۔ (۳) ملتزم پر۔ (۴) حطیم میں۔ (۵) منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں۔

حج کے اثرات

سورۃ بقرہ (آیت ۲۰۷، ۲۰۸) میں حج کے احکام بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جان کھپا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ اے ایمان والو! پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔۔۔ لہذا حاجی کو چاہیئے کہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جانے کے بعد گناہوں کی طرف اسکی واپسی نہ ہو بلکہ نیکی کے بعد نیکی ہی کرتا جائے۔ حج کے مقبول ومبرور ہونے کی علامت بھی یہی بتائی جاتی ہے کہ حج سے فراغت کے بعد نیک اعمال کا اہتمام اور پابندی پہلے سے زیادہ ہو جائے، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے حج کو قبول فرمائے اور آپ کو آخرت کی تیاری کرنے والا بنائے۔

سفرِ مدینہ منورہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْماً بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (سورۃ الاحزاب ۵۶)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ترمذی)

مدینہ طیبہ کے فضائل

مدینہ منورہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں، اللہ اوراس کے رسول کے نزدیک اس کا بہت بلند مقام ہے۔ مدینہ منورہ کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہجرت فرما کر وہاں قیام پذیر ہوئے اور آپ ﷺ وہیں مدفون ہیں۔ اسی پاک سرزمین سے دینِ اسلام دنیا کے کونے کونے تک پھیلا۔ اس شہر کو طیبہ اور طابہ (یعنی پاکیزگی کا مرکز) بھی کہا جاتا ہے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت سے بھی بڑھا دے...... (بخاری)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! مکہ کو تو نے جتنی برکت عطا فرمائی ہے مدینہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔ (بخاری)

مسجدِ نبوی کی زیارت کے فضائل

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا سفر اختیار نہ کیا جائے مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔ (بخاری)

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں نماز کا ثواب' دیگر مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے۔ (مسلم) ابن ماجہ کی روایت میں پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا ذکر ہے۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری اس مسجد میں فوت کئے بغیر چالیس نمازیں ادا کیں اس کے لئے آگ سے براءت، عذاب سے نجات اور نفاق سے براءت لکھی گئی۔ (ترمذی، طبرانی، مسند احمد)

بعض علماء نے اس حدیث کی سند میں ضعف بتلایا ہے لیکن دیگر محدثین وعلماء نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

غرضیکہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران تمام نمازیں مسجد نبوی ہی میں پڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ ایک نماز کا ثواب ہزار گنا یا دوسری روایت کے مطابق پچاس ہزار گنا زیادہ ہے، نیز حدیث میں یہ مذکور فضیلت بھی حاصل ہو جائے گی (انشاءاللہ)۔

﴿وضاحت﴾ حضورِ اکرم ﷺ کی مسجد کی زیارت اور آپ کی قبر اطہر پر جا کر درود وسلام پڑھنا نہ حج کے واجبات میں سے ہے نہ مستحبات میں سے، بلکہ مسجد نبوی کی زیارت اور وہاں پہونچ کر نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر درود وسلام پڑھنا ہر وقت مستحب ہے اور بڑی خوش نصیبی ہے بلکہ بعض علماء نے اہل وسعت کے لئے واجب کے قریب لکھا ہے۔

قبرِ اطہر کی زیارت کے فضائل

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو کسی اور جگہ درود پڑھتا ہے تو اسکی دنیا وآخرت کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اوراس کا سفارشی ہوں گا۔ (بیہقی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری قبر کے پاس آ کر مجھ پر سلام پڑھے تو اللہ جل شانہ میری روح مجھ تک پہونچا دیتے ہیں، میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

علامہ ابن حجرؒ شرحِ مناسک میں لکھتے ہیں کہ میری روح مجھ تک پہونچانے کا مطلب یہ ہے کہ بولنے کی قوت عطا فرماتے ہیں۔

سفر مدینہ منورہ

جوں جوں حضور اکرم ﷺ کا شہر (مدینہ طیبہ) قریب آتا جائے ذوق وشوق اور پوری توجہ سے زیادہ سے زیادہ درودِ پاک پڑھتے رہیں (نماز والا درود شریف یعنی درود ابراہیمی سب سے بہتر ہے)۔

جب مدینہ منورہ میں داخل ہونے لگیں تو درود شریف کے بعد اگر یاد ہوتو یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِي وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَاناً مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اے اللہ! یہ آپ کے نبی ﷺ کا حرم ہے اسکو میری جہنم سے خلاصی کا ذریعہ بنادے اور امن کا سبب بنادے اور حساب سے بری کردے۔

مسجدِ نبوی میں حاضری

شہر میں داخل ہونے کے بعد سامان وغیرہ اپنی رہائش گاہ میں رکھ کر اگر آرام کی ضرورت ہے تو آرام کرلیں ورنہ غسل یا وضو کر کے صاف ستھرا لباس پہن کر مسجد نبوی چلے جائیں۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

پڑھ کر دایاں قدم اندر رکھ کر ادب واحترام کے ساتھ مسجد نبوی میں داخل ہو جائیں اور تحیۃ المسجد کی دو رکعات ادا کریں۔

﴿وضاحت﴾ اگر جماعت ہو رہی ہو یا فرض نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو فرض نماز پڑھیں، تحیۃ المسجد نہ پڑھیں۔

درود وسلام پڑھنا

دو رکعات تحیۃ المسجد پڑھ کر بڑے ادب واحترام کے ساتھ حجرۂ مبارکہ (جہاں حضورِ اکرم ﷺ مدفون ہیں) کی طرف چلیں۔ جب آپ دوسری جالی کے سامنے پہونچ جائیں تو آپ کو تین سوراخ نظر آئیں گے، پہلے اور بڑے گولائی والے سوراخ پر آنے کا مطلب ہے کہ اس جگہ سے حضورِ اکرم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے، لہذا جالیوں کی طرف رخ کر کے تھوڑے فاصلہ پر ادب سے کھڑے ہو جائیں، نظریں نیچی رکھیں اور آپ ﷺ کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھیں۔

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّین

اس کے بعد اپنے ان عزیز واقارب اور دوستوں کا سلام حضورِ اکرم ﷺ کو پہونچائیں جنہوں نے آپ سے فرمائش کی ہے، اس طرح عرض کریں: السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ .... (اس شخص کا نام)۔ اگر سب کی طرف سے الگ الگ سلام کہنا مشکل ہوتو اس طرح کہدیں: السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ جَمِیْعِ مَنْ اَوْصَانِی بِالسَّلامِ۔ اگر یہ کلمات یاد نہ ہوں تو اس طرح عرض کردیں: یارسول اللہ! بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے۔۔۔۔۔ اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے اس کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرِ الصِّدِّيقؓ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ فِی الْغَارِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِؓ

پھر اس کے بعد ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے گول سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس طرح سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابؓ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينؓ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِی الْخُلَفَاءِؓ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدَ الْمِحْرَابِؓ

﴿وضاحت﴾ بس اسی کو سلام کہتے ہیں، جب بھی سلام عرض کرنا ہو اسی طرح عرض کیا کریں۔

پھر اگر چاہیں تو اس جگہ سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

اہم ہدایت: بعض اوقات بھیڑ کی وجہ سے حجرۂ مبارکہ کے سامنے ایک منٹ بھی کھڑے ہونے کا موقع نہیں ملتا۔ سلام پیش کرنے والوں کو بس حجرۂ مبارکہ کے سامنے سے گزار دیا جاتا ہے۔ لہذا جب ایسی صورت ہو اور آپ لائن میں کھڑے ہوں تو انتہائی سکون اور اطمینان کے ساتھ درود شریف پڑھتے رہیں اور حجرۂ مبارکہ کے سامنے پہونچ کر دوسری جالی میں بڑے سوراخ کے سامنے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلتے چلتے مختصراً درود وسلام پڑھیں، پھر دوسرے اور تیسرے سوراخوں کے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلتے چلتے سلام عرض کریں۔

ریاض الجنۃ

قدیم مسجد نبوی میں منبر اور روضۂ اقدس کے درمیان جو جگہ ہے وہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ یعنی یہ حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

ریاض الجنۃ کی شناخت کے لئے یہاں سفید سنگ مرمر کے ستون ہیں۔ ان ستونوں کو اسطوانہ کہتے ہیں، ان ستونوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔

ریاض الجنۃ کے پورے حصہ میں جہاں خوبصورت قالینوں کا فرش ہے نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، نیز قبولیتِ دعا کے لئے بھی خاص مقام ہے۔ لیکن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ریاض الجنۃ تک پہو نچنے میں اور وہاں نماز ادا کرنے یا دعا مانگنے میں کسی کو تکلیف نہ پہو نچے۔

اصحابِ صفہ کا چبوترہ

مسجد نبوی میں حجرۂ شریفہ کے پیچھے ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین وغریب صحابۂ کرام قیام فرماتے تھے جن کا نہ گھر تھا نہ دراور جو دن ورات ذکر وتلاوت کرتے اور حضورِ اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی درسگاہ کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں۔

اصحابِ صفہ کی تعداد کم اور زیادہ ہوتی رہتی تھی، کبھی کبھی ان کی تعداد ۸۰ تک پہونچ جاتی تھی۔ سورۂ الکہف کی آیت نمبر (۲۸) انہیں اصحابِ صفہ کے حق میں نازل ہوئی، جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا۔ اگر آپ کو موقع مل جائے تو یہاں بھی نوافل پڑھیں، ذکر وتلاوت کریں اور دعائیں کریں۔

جنت البقیع (بقیع الغرقد)

یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجدِ نبوی کی مشرقی سمت مسجد نبوی سے بہت تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے اس میں بے شمار صحابہ اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔ مدینہ کے قیام کے زمانے میں یہاں بھی حاضری دیتے رہیں اور ان کے لئے اور اپنے لئے اللہ سے مغفرت ورحمت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے رہیں۔ جنت البقیع میں صبح کو فجر کی نماز کے بعد اور شام کو عصر سے مغرب تک مردوں کے لئے داخلہ کی عام اجازت رہتی ہے۔

جب جنت البقیع میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو):

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُورِ اَنْتُمُ السَّابِقُونَ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

جبل اُحد (اُحد کا پہاڑ)

مسجد نبوی سے تقریباً ۴ یا ۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر یہ مقدس پہاڑ واقع ہے جس کے متعلق حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ (اُحد کا پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُحد سے محبت کرتے ہیں)۔

اسی پہاڑ کے دامن میں ۳ھ میں جنگِ احد ہوئی جس میں حضور اکرم ﷺ سخت زخمی ہوئے اور تقریباً ۷۰ صحابۂ کرام شہید ہو گئے تھے۔ یہ سب شہداء اسی جگہ مدفون ہیں جس کا احاطہ کر دیا گیا ہے۔ اسی احاطہ کے بیچ میں حضورِ اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مدفون ہیں، آپ کی قبر کے برابر میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور حضرت مُصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔

حضور اکرم ﷺ اہتمام سے یہاں تشریف لاتے اور شہداء کو سلام ودعا سے نوازتے۔ لہٰذا آپ بھی مدینہ منورہ کے قیام کے دوران

کبھی کبھی ضرور تشریف لے جائیں، سب سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِنَا حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيّ اللّٰهِ

پھر دیگر شہداء کو مسنون طریقہ سے سلام عرض کریں اور ان کے واسطے اور اپنے واسطے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی دعا کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بِنْ جَحَشْ رضی اللہ عنہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَبْ بِنْ عُمَيْرْ رضی اللہ عنہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاء اُحُد كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

مدینہ طیبہ کی بعض دیگر زیارتیں

مسجد نبوی کے علاوہ مدینہ منورہ میں کئی مساجد ہیں جن میں حضورِ اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے صحابہ نے نماز پڑھی ہے، ان کی زیارت کے لئے جانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ ان مساجد میں صرف مسجد قُبا کی زیارت کرنا مسنون ہے باقی مساجد کی حیثیت صرف تاریخی ہے۔

مَسْجِدِ قبا: مسجد قُبا مسجد نبوی سے تقریباً چار کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے، حضورِ اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ بن عوف کے پاس قیام فرمایا اور آپ ﷺ نے صحابۂ کرام کے ساتھ خود اپنے دستِ مبارک سے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى یعنی وہ مسجد

جس کی بنیاد اخلاص وتقوی پر رکھی گئی ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے بعد مسجد قبا دنیا بھر کی تمام مساجد میں افضل ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کبھی سوار ہو کر کبھی پیدل چل کر مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے۔ (مسلم) آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد یعنی مسجد قبا میں آ کر (دو رکعات) نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (نسائی)

مَسْجِدِ جُمُعہ: حضورِ اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اسی مسجد میں جمعہ ادا فرمایا تھا، یہ مسجد مسجد قبا کے قریب ہی واقع ہے۔

مسجدِ قِبْلَتَین: اس مسجد میں ایک نماز دو قبلوں (مسجد اقصی اور مسجد حرام) کی طرف ادا کی گئی تھی اس لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مدینہ کے قیام کے دوران کیا کریں

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر الٰہی اور عبادت میں لگانے کی کوشش کریں۔ مذکورہ چند امور کا خاص اہتمام فرمائیں:

☆ زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریں کیونکہ معلوم نہیں کہ یہ موقع دوبارہ میسّر ہو یا نہ ہو۔

☆ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا کریں کیونکہ مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب دیگر مساجد کے مقابلے میں ایک ہزار یا پچاس ہزار گنا زیادہ ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھیں۔

☆ کثرت سے درود شریف پڑھیں، ذکر و تلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھیں۔

☆ ریاض الجنہ (جنت کا باغیچہ) میں جتنا موقع ملے نوافل پڑھتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔

☆ نماز فجر یا عصر کے بعد جنت البقیع چلے جایا کریں۔

☆ کبھی کبھی حسب سہولت مسجد قبا جا کر ۲ رکعات نماز پڑھ آیا کریں۔

☆ حضورِ اکرم ﷺ کی تمام سنتوں پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

☆ تمام گناہوں سے خصوصاً فضول باتیں، لڑائی جھگڑا کرنے سے بچیں۔

☆ حکمت اور بصیرت کے ساتھ اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہیں۔

☆ خرید و فروخت میں اپنا زیادہ وقت ضائع نہ کریں کیونکہ معلوم نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے اس پاک شہر میں دوبارہ آنے کی سعادت زندگی میں کبھی ملے یا نہیں۔

خواتین کے خصوصی مسائل

☆ اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو اپنی رہائش گاہ پر قیام کرے، سلام عرض کرنے کے لئے مسجد نبوی میں داخل نہ ہو۔ البتہ مسجد کے باہر کسی دروازے کے پاس کھڑے ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ اور جب پاک ہو جائے تو قبر اطہر کے سامنے سلام عرض کرنے کے لئے چلی جائے۔

☆ مسجد نبوی میں عورتوں کو مردوں کے حصہ میں اور مردوں کو عورتوں کے حصہ میں جانے کی اجازت نہیں ہے اس لئے باہر نکلنے کا وقت اور ملنے کی جگہ متعین کر کے ہی اپنے اپنے حصہ میں جائیں۔ اور جو جگہ مقرر ہے عورتیں اسی جگہ پر اپنے مردوں کا انتظار کریں خواہ کتنی ہی دیر انتظار کرنا پڑے، مردوں کی تلاش میں ہرگز نہ جائیں۔

☆ مسجد نبوی سے اپنی رہائش گاہ تک کا راستہ اچھی طرح شناخت کرلیں۔

☆ فضول باتیں اور لڑائی جھگڑا کرنے سے دور رہیں، اکثر اوقات عبادات میں گزاریں، قرآن کی تلاوت کریں اور نفلیں پڑھیں۔

☆ چونکہ مدینہ منورہ کے لئے کسی طرح کا کوئی احرام نہیں باندھا جاتا ہے، اس لئے خواتین مکمل پردہ کے ساتھ رہیں یعنی چہرے پر بھی نقاب ڈالیں۔

☆ خواتین مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ طیبہ میں بھی اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کرسکتی ہیں، کیونکہ جماعت کی اہمیت اور فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے گھر پر ہی نماز ادا کرنا افضل ہے۔ لیکن اگر خواتین مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا چاہیں تو عورتوں کے لئے مخصوص حصہ ہی میں نماز ادا کریں۔

☆ خواتین کے لئے قبر اطہر پر جا کر سلام پڑھنے کا وقت اشراق کے بعد، ظہر وعصر کے درمیان اور عشا کے تھوڑی دیر کے بعد ہے۔

مدینہ منورہ سے واپسی

☆ مدینہ منورہ سے واپسی پر اگر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہے تو ذوالحلیفہ جو مدینہ والوں کے لئے میقات ہے وہاں سے احرام باندھیں، اگر حج کا زمانہ قریب ہے تو صرف حج کا احرام باندھیں۔ اور اگر حج کا زمانہ دور ہے تو پھر مدینہ منورہ سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے احرام کھولدیں۔ اگر آپ نے حج تمتع کا ارادہ کیا ہے عمرہ سے فراغت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تو مدینہ منورہ سے واپسی پر صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھیں۔

☆ اگر حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ گئے ہیں اور اب واپس مکہ مکرمہ جانا ہے تو مدینہ والوں کی میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جائیں۔

☆ اگر مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ جانے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ ہے تو کسی احرام کی ضرورت نہیں۔

☆ مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے حج سے پہلے یا حج کے بعد کسی بھی وقت جا سکتے ہیں۔

☆ نبی اکرم ﷺ کے شہر (مدینہ منورہ) سے واپسی پر یقیناً آپ کا دل غمگین اور آنکھیں اشکبار ہوں گی مگر دلِ غمگین کو تسلی دیں کہ جسمانی دوری کے باوجود ہزاروں کیلومیٹر سے بھی ہمارا درود وسلام اللہ کے فرشتوں کے ذریعہ حضورِ اکرم ﷺ کو پہونچا کرے گا۔

☆ اس مبارک سفر سے واپسی پر اس بات کا عزم کریں کہ زندگی کے جتنے دن باقی ہیں اس میں اللہ جلّ شانہ کے حکموں کی خلاف ورزی نہیں کریں گے، بلکہ اپنے مولا کو راضی اور خوش رکھیں گے، نیز حضور اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہی اپنی زندگی کے باقی ایام گزاریں گے اور اللہ کے دین کو اللہ کے بندوں تک پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

مؤلف کی تصنیفات

١) حج مبرور
٢) حی علی الصلاۃ
٣) اصلاحی مضامین
۴) تحفۂ رمضان المبارک
۵) مختصر حج مبرور

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

www.najeebqasmi.com